رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۶۳ | مورخہ ۲۱ر فروری سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۲ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹ر فروری کو پھیرو چیچی سے تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم ثانی کی صحت کیلئے احباب دعا فرمادیں۔ ابھی تک انکی طبیعت ناساز ہی ہے۔

۱۸ر تاریخ خطبہ جمعہ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے نائب ناظر تالیف و اشاعت ہز رائل ڈیوک آف کناٹ کے دربار راولپنڈی میں جو ۱۶ تا ۱۸ ماہ حال رہا۔ بطور قائم مقام الفضل شریک ہونے کے لئے گئے۔

اخبار احمدیہ

ہدایات متعلق مردم شماری

مردم شماری کے متعلق ہدایات دی جا چکی ہیں۔ اب مزید ایک امر کے متعلق جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس صوبہ کے فارم مردم شماری میں فرقہ کا خانہ الگ رکھا گیا ہو۔ وہاں فرقہ کے خانہ میں فرقہ "احمدی" لکھوا دیا جائے۔ اور جس جگہ فرقہ کا خانہ الگ نہ ہو یا الگ اندراج نہ کیا جاتا ہو وہاں مذہب کے خانہ میں احمدی لکھوا دیا جائے۔ یعنی اسطرح مسلمان احمدی
ہم نے ہر گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ فرقہ لکھنے کی اجازت دی جائے۔ پس سوا پنجاب و صوبہ سرحدی دیگر ہر صوبہ کے لوگ ہر ضلع سے یا جہاں جہاں ہوں۔ افسر مردم شماری صوبہ کی خدمت میں اپنی اپنی درخواستیں اندراج فرقہ کے اجازت و ہدایت کے لئے بھجوادیں۔ سیکرٹری صاحبان دستخط کروا کر درخواستیں بھجوائیں۔ یہ خاص کام ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ قادیان۔

احمدی مستورات نگھیانہ کا چندہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی مستورات میں دینی جوش پیدا کرنے اور خدمت دین میں لگانے کے لئے خاص کوشش کرتی رہتی ہیں۔ نگھیانہ میں ان کی سعی اور کوشش سے احمدی مستورات کی ایک انجمن قائم ہے۔ جو وعظ و تبلیغ کے علاوہ تبلیغ ولایت کے لئے ماہوار چندہ بھی جمع کرتی ہے۔ ماہ فروری کا بارہ روپیہ ۱۲ؔ چندہ اس انجمن نے بھیجا ہے۔ ہر جگہ کی احمدی مستورات کو اس قابل تعریف مثال کی پیروی کرنی چاہیے۔ افسوس ہے۔ کہ ہماری مرکزی بہنوں نے جن پر بیرونی بہنوں کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسوقت تک اپنی کوئی انجمن نہیں بنائی

اور مستورات میں تبلیغ کرنے کی باقاعدہ کوشش نہیں کی گئی محترمہ سکینۃ النساء اور دوسری قابل خواتین توجہ کرینگی۔ اور اپنی تبلیغی کوششوں اور دینی خدمتوں سے بیرونی بہنوں میں تحریک پیدا کرنے کیلئے ہمیں مطلع فرمائینگی۔

اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی بہنوں سے اپنی صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں ۔

بیاض نور دین کے متعلق اطلاع

صاحبزادہ میاں عبدالسلام خلف الصدق حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام خلیفہ اول کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بیاض جس کی اشاعت کے لئے ماہانہ رسالہ رفیق حیات میں چھاپنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ اب وہ رسالہ مذکور میں تو نہیں مگر بصورت کتاب علیحدہ انشاء اللہ چھپیگی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ راقم خاکسار غلام محمد۔ قادیان

افریقہ میں جانیوالے بھائیوں کے لئے اطلاع

احمدی احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ جو احمدی صاحب برائے ملازمت برٹش ایسٹ افریقہ تشریف لانا چاہیں۔ وہ یہاں آنے سے پیشتر شارٹ ہینڈ Short Hand اور Typewriting ضرور سیکھ لیں۔ ایسی صورت میں ان کو ملازمت کا اچھا موقعہ مل جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ورنہ موجودہ حال میں امیدواروں کی کثرت اور ملازمت کی قلت کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ والسلام

عاجز عبدالکریم احمدی۔ کلنڈینی برٹش ایسٹ افریقہ

اعلان نکاح

مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۱ء بروز اتوار مسمی قمر الدین قوم کشمیری احمدی ساکن گوجرہ کی لڑکی مسماۃ سکینہ بی بی کا نکاح مسمی محمد دین ولد کرم دین قوم کشمیری ساکن رنجیت پورہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر شیخ غلام احمد صاحب سیکرٹری مقام گوجرہ نے پڑھا۔ راقم عبدالعزیز سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

ولادت

شیخ غلام محمد صاحب احمدی ٹھیکیدار کے ہاں دو لڑکے توام پیدا ہوئے ہیں۔ ناظرین اخبار ان کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس خوشی میں مبلغ عہ روپیہ جو خاکسار ہمراہ رقم چندہ ناظر بیت المال صاحب کے پاس روانہ کر چکا

محمد حسین نائب سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ۔

(۲) مولوی محمد محسن صاحب ہیڈ مولوی ٹریننگ کالج لائلپور کے گھر ۱۸ فروری بروز منگل کو چھٹا بیٹا متولد ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم درازی عمر کے ساتھ خادم دین بنائے آمین۔ والسلام۔ عبدالحکیم کنگی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

الفضل

ولادت اور نکاح کا اعلان کرانے والے احباب کو مطلع کیا گیا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم بھی بھیجا کریں۔ جس سے غرباء کے نام الفضل جاری کیا جاسکے۔ افسوس کہ توجہ نہیں کیگئی۔ آئندہ اس بات کو ضرور یاد رکھیں ۔

درخواست دعا

میں اسوقت بعزم ولایت ہمراہ خواجہ علی محمد صاحب جہاز پر سوار ہونے کو ڈاکیارڈ پر آیا ہوا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ میرے لئے یہ سفر مبارک ہو۔ شیخ احمد اللہ احمدی (۱۲ فروری)

(۲) میں نے رجمنٹل منشی کا امتحان ۱۵ مارچ ۱۹۲۱ء میں دینا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میری کامیابی کیواسطے دعا کی جائے۔ خاکسار عبدالحلیم خان احمدی۔ میر چھاؤنی

(۳) اس خاکسار کو دو چار سخت تکالیف درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ نور حسین ٹھیکیدار از جہلم

(۴) میں امسال انٹرنس کے امتحان میں داخل ہونیوالا ہوں احمدی احباب کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد اسحق احمدی پنجم ہائی کلاس مینار مسلم ہائی سکول گجرات

(۵) احباب دعا فرماویں۔ کہ خداتعالیٰ مجھے اپنے فضل میں رکھ میری مشکلات کو دور کرے۔ اور مخالفین کے شر اور تکلیف سے بچائے۔ خاکسار غلام محی الدین از بونجی۔ گلگت۔

(۶) حاجی عبدالقدیر صاحب تاجر شاہجہانپور علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حبیب احمد ۔ احمدی شاہجہانپوری۔

نماز جنازہ

بندہ کا بھائی احمدی جو بہت ہی مخلص تھا۔ قضاء الٰہی سے فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی بھائی اس کا جنازہ غائب پڑھیں

محمد عبداللہ احمدی از فرید کوٹ ریاست۔

(۲) ۱۸ فروری کو شیخ گلزار احمد احمدی تاجر چرم کی بیوی صاحبہ فوت ہوگئی ہے۔ مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے مغفرت عطا فرماوے۔ احمدی صاحبان مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔

بقلم خود شیخ لقاء محمد گلزار محمد احمدی۔ آگرہ۔

(۳) میرے بھائی خدا بخش مرحوم کی اہلیہ غلام فاطمہ بقضاء الٰہی فوت ہوگئی ہے۔ الفضل میں اس کے جنازہ پڑھنے کی تحریک کی جائے۔ عبداللہ احمدی۔ پیرووالہ۔

(۴) فتح الدین مستری عرف گلکا پیرووالی سلسلہ کے پرانے جوشیلے احمدی بتقدیر الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مستری صاحب کے لئے دعائے مغفرت کریں اور ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ عبدالغنی از بالا والی۔ ضلع بجنور

(۵) جناب نائک شیخ نعمت علی صاحب احمدی سلطانپوری پنشنر بٹالین نمبر ۳ برہمن بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد ظہور الدین از کانپور

(۶) میرا لڑکا فوت ہوگیا ہے۔ نماز جنازہ کی درخواست ہے نور علی از کوٹلی۔ (۷) میاں مہر الدین صاحب ٹھیکیدار مغلاں تحصیل رعیہ کے واحد احمدی فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ۔

خاکسار نقیر علی عفا اللہ عنہ احمدی۔ سٹیشن ماسٹر سوہل۔

(۸) مسماۃ حسین بی بی زوجہ حسن محمد ترکھان ساکن سعداللہ پور ضلع گوجرات فوت ہوگئی ہے۔ احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کے لئے التجا ہے۔

خاکسار غلام علی مدرس مدرسہ سعداللہ پور۔ ضلع گوجرات

(۹) میری اہلیہ بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خدا بخش از [illegible]

(۱۰) میرے ماموں محمد خان بروز جمعرات اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرماگئے۔ متوکل اور نماز و روزہ کے پابند تھے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام۔ خاکسار علی احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۱۱) مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۱ء بوقت صبح مستری بدر الدین احمدی قوم ترکھان وفات پاگیا ہے۔ مرحوم بڑا مخلص اور جوشیلا احمدی تھا۔ احباب سے نماز جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ محمد عبدالحی نائب سکرٹری انجمن احمدیہ بھینی ڈاکخانہ شرقپور

(۱۲) برادرم برخوردار کا لڑکی فوت ہوگیا ہے التماس ہے کہ برادران عزیز کا جنازہ غائب پڑھیں۔ بندہ [illegible] ضلع جھنگ

الفضل
(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دار الامان - ۱۲ر فروری ۱۹۲۱ء

تم مبلغ بنو خدا کے لئے

گذشتہ سالانہ جلسہ پر جو احباب آئے تھے۔ انھوں نے براہِ راست اور جو نہیں آئے تھے۔ انھوں نے بذریعہ اخبار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افسوس سے آگاہی حاصل کرلی ہوگی۔ جو حضور نے گذشتہ سال کی تبلیغی کوششوں کے نتائج سال ماسبق کی نسبت کم نکلنے پر ظاہر فرمایا تھا۔ فی الواقعہ یہ بات نہایت رنج اور اندوہ کا باعث ہونا چاہیئے تھی۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو ساری دُنیا کو نور اور ہدایت دینے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اور جس کا کام گمراہ اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے راستہ پر لانا ہے۔ اس کا پچھلا سال پہلے سال کی نسبت نتائج کے لحاظ سے پیچھے رہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہمارا قدم پہلے کی نسبت زیادہ زور اور قوت کے ساتھ نہیں اُٹھ رہا۔ بلکہ اس میں سُستی اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ جو کہ ہمارے مُدعا ہمارے مقصد اور ہمارے دعوے کے لحاظ سے نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات ہے۔ ہمارا مُدعا ساری دُنیا کو ہدایت دینا۔ ہمارا مقصد تمام جہان میں صداقت اسلام کا ڈنکا بجانا۔ ہمارا دعویٰ ہر ملک اور ہر دیار میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کا نام پہنچانا ہے۔ لیکن اگر ہم ابھی سے تھک کے بیٹھ رہیں یا ابھی سے اپنی رفتار کو بجائے تیز کرنے کے سُست کردیں۔ جبکہ ہماری منزل مقصود بہت ابھی دُور ہے۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہم نے بدقسمتی سے اس غرض کو بھلا دیا جس کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے اور جس کا سر انجام دینا ہمارا فرض تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے۔ اور جس کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہوتا ہے۔ گویا مومن کا دوسرا دن پہلے کی نسبت اُسے کامیابی اور کامرانی کے زیادہ قریب لانیوالا ہونا چاہیئے۔ لیکن جس کا دوسرا دن پہلے دن کے برابر ہو بلکہ اس سے پیچھے ہے۔ وہ جس قدر نقصان میں ہوگا ظاہر ہے۔

ہمیں خدا تعالیٰ سے توفیق اور نصرت چاہتے ہوئے اپنی کوشش اور سعی سے ہر روز اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ ہمارا قدم ہر گھڑی اور ہر لمحہ آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت دینا بعض افراد کا ہی فرض نہیں۔ بلکہ ہر ایک اس شخص کا فرض ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرکے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا عہد کرتا ہے۔ کیونکہ جب تک جماعت کے تمام افراد ایسا نہ کریں۔ اسوقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جماعت کا قدم آگے کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ بلکہ یہی کہا جائیگا کہ بعض افراد آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور یہ پوری کامیابی کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

اسوقت تک ہماری ترقی کیوں اسقدر نہیں ہو رہی جسقدر کہ ہونی چاہیئے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہماری جماعت ساری کی ساری مجموعی طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کر رہی۔ صرف چند لوگ ہیں۔ جو دوسروں میں تبلیغ کرتے اور ان کو سلسلہ میں شامل کرنے کی سعی میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھے۔ اور اس میں کوشاں رہے۔ تو نتائج نہایت عظیم الشان نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقانیت اسلام کے اور آپ کی صداقت کے ایسے زبردست دلائل اور براہین مہیا کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو لیکر جو شخص کھڑا ہو جائے اُسے کسی جگہ نیچا نہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ بڑے بڑے دل بھی موم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود کی غلامی میں ایسے لوگ داخل ہیں جو کبھی وقت سخت مخالفت اور کینہ ور دشمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن آخر انہیں قوت صداقت کے آگے جھکنا اور حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہونا ہی پڑا۔ پس جو ہتھیار حضرت مسیح موعود نے ہمارے ہاتھ میں دئے ہیں۔ ان کے کار آمد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جو کوئی ان کو استعمال کریگا وہ ضرور کامیابی کا منہ دیکھیگا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے۔ کہ اپنی اپنی استعداد اور قوت کے مطابق کوئی جلد ان کا اثر دیکھ لیگا۔ اور کوئی ذرا دیر میں۔ اسلئے اگر کوئی شخص اپنی تبلیغی کوشش کے نتائج جلدی نکلتے نہیں دیکھتا اسے اپنی باتوں کا اثر ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ تو وہ اس سے یہ نہ خیال کرلے کہ صداقت احمدیت کے دلائل کمزور ہیں۔ اور ان میں لوگوں پر اثر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھے۔ کہ اثر نہ ہونے کی وجہ میری اپنی کمزوری ہے اسپر جہاں وہ اپنی کمزوری کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔ وہاں تبلیغ کو بھی جاری رکھے۔ کہ ایک کمزور ہاتھ بھی لگاتار جس چیز کو کاٹنے میں مصروف رہتا ہے اُسے کاٹ لیتا ہے۔

پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ جہانتک اس سے ہوسکے احمدیت کی تبلیغ میں لگا رہے۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے ملنے والوں کو صداقت احمدیت کے دلائل سُنانا اور سمجھاتا رہے۔ جب ہر ایک احمدی اس کوشش میں لگ جائیگا تو انشاء اللہ نہایت خوشکن نتائج رونما ہونگے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک کو اس کی توفیق دے۔

اسکے ساتھ ہی یہ بھی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عام مجمعوں میں تبلیغی لیکچر کرانے کا جو بھائی انتظام کرسکیں وہ دفتر تالیف و اشاعت کو یکم اپریل تک مطلع کردیں جب مختلف مقامات سے اس کے متعلق اطلاعیں آجائینگی تو ایک پروگرام مرتب کرکے مبلغین کو بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ تقریریں کریں۔

مبلغین کی تقریروں سے ایک ہلچل سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عام لوگوں کی توجہ سلسلہ کی طرف پھر جاتی ہے۔ اسوقت مقامی لوگوں کے لئے تبلیغ کرنے میں آسانی اور کئی مواقع نکل آتے ہیں۔ پس احباب اپنے ہاں مبلغین کے لیکچر کرانے کا ضرور انتظام کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت کو اطلاع دیں۔

خاکسار

رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت

بھائی کو بھائی سے جدا کرنے کا اعتراف

ہم نے "وکیل" کو اس کے حال ہی شایع کردہ الفاظ کی بنا پر بتایا تھا کہ اس نے ہم پر جو یہ اعتراض کیا تھا کہ قادیانی تحریک نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا ہے۔ یہی اعتراض اب اس کے الفاظ سے خود اسلام پر پڑتا ہے۔ اس کے جواب میں "وکیل" نے اپنے ۱۶ فروری ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں اول تو عجیب قسم کی دیانتداری سے کام لیتے ہوئے ہمارے اُس جواب کو جو ہم نے اسی وقت دیدیا تھا، جبکہ "وکیل" نے یہ لغو اعتراض شایع کیا تھا۔ کئی مہینے کی بات کا جواب ۱۰ فروری ۱۹۲۱ء کے الفضل میں قرار دیا ہے۔ اور پھر یہ دُر افشانی کی ہے کہ:

"قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رہنے والے اور ایک ہی مذہب رکھنے والے بھائیوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہے۔ بخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جدا کیا۔ اور کافروں اور ملحدوں سے موحدوں اور خدا پرستوں کو الگ کیا"

ان الفاظ میں "وکیل" نے اس بات کا تو اعتراف کر لیا ہے کہ جب کوئی نبی آتا ہے تو وہ کافروں اور موحدوں کو خواہ بھائی بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔ الگ اور جدا کر دیتا ہے اور یہی ہم کہتے ہیں۔ شکر ہے کہ وکیل نے خود اس بات کا اعتراف کر لیا ہے۔ +

مسیح موعود اور پہلے انبیاء کے متعلق بے ہودہ فرق

اب رہی یہ بات کہ قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رخنے ڈالے ہیں۔ لیکن انبیاء باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جدا کرتے رہے ہیں۔ معلوم نہیں یہ فرق کس علم و عقل کی بناء پر قرار دیا ہے۔ کیا انبیاء علیہم السلام جن لوگوں کے پاس آتے رہے ہیں ان کا پہلے ایک ہی مذہب نہ ہوتا تھا۔ اور الکفر ملۃ واحدۃ کے مطابق سب کے سب ایک ہی مذہب کے پابند نہیں تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے۔ تو پھر جب بھی کوئی نبی آیا۔ اس کے متعلق یہی کہا جائیگا۔ کہ اس نے ایک ہی ملت و مشرب کے لوگوں کو جدا جدا کیا۔ اور یہی انبیاء کا باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جدا کرنا ہوتا ہے۔ پھر کیا کفار مکہ رسول کریمؐ کے متعلق وہی بات نہیں کہہ سکتے تھے جو وکیل حضرت مسیح موعود کے متعلق کہہ رہا ہے کہ ہمارا سب کا ایک ہی مذہب تھا۔ مگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے آکر ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اور اسلام نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔ اس کے متعلق وکیل جو جواب رکھتا ہے وہی ہماری طرف سے سمجھ لے۔

لیجئے مثال

ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ:۔ "کیا الفضل کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی نبی نے ایک ہی مذہب کے پیروؤں میں جدائی ڈالی ہو"

یہ مطالبہ جسقدر لغو ہے۔ اسی قدر قابل افسوس بھی ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے "وکیل" اور مدعی اخبار کو انبیائے کرام کی نسبت اتنا بھی معلوم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل ہر ایک نبی انہی لوگوں کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے۔ جو سارے کے سارے ایک ہی مذہب و مشرب کے پیرو ہوتے تھے۔ اور پھر انہی میں ہر ایک نبی نے جدائی ڈال کر حق کے ماننے والوں کو باطل پرستوں سے جدا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام مذاہب کیلئے آئے تھے۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ الکفر ملۃ واحدۃ کے ماتحت آپ کے سامنے بھی ایک ہی مشرب کے لوگ تھے۔ اور ان میں آپ نے باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے جدا کر دیا پس جو حالت پہلے انبیاء کے وقت ہوئی۔ بعینہٖ وہی حضرت مرزا صاحب کے وقت ہوئی ہے۔

پھر اگر اس فقرہ سے وکیل کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوا۔ کہ جو خود جس مذہب کا پیرو ہو اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اسی کے ماننے کے دعویداروں کو ایک دوسرے سے جدا کر دے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہی کافی ہے وہ اسی مذہب کی تجدید کیلئے آئے۔ جو حضرت موسیٰ لائے تھے۔ اور جس کے متبع بنی اسرائیل تھے۔ لیکن انھوں نے اپنی الگ جماعت بنائی۔ اور اپنے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں سے بالکل علیحدہ کر لیا۔ حالانکہ وہ کوئی نیا مذہب نہیں لائے تھے۔ کیا یہ مثال "وکیل" کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر وہ سمجھ لے کہ حضرت مرزا صاحب کی بھی یہی مثال ہے۔

افسوس مذہب کی واقفیت سے کورے ہو کر اخبار کو پرکھنے کے لئے ایسے اصول گھڑنے کی جرأت کر لی جاتی ہے جو بالکل غلط اور نادرست ہوتے ہیں۔ اور جن کو صحیح قرار دینے کی صورت میں پہلے انبیاء کو جواب دینا پڑتا ہے۔

کیا "وکیل" اب حضرت عیسیٰؑ پر بھی اسی رنگ میں یہ اعتراض کریگا۔ جس رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہتا ہے کہ انہوں نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔

وکیل کی دیانتداری

"وکیل" نے اپنے اسی پرچہ میں ہمارے اس نوٹ پر جو ہم نے اس کے ایک ماہوار رسالہ کو "قرآن" اور اسکے ایڈیٹر کو "پیغمبر" قرار دینے کے متعلق لکھا تھا۔ چیں بجبیں ہو کر لکھا ہے۔ کہ اس غلطی کی جب ایڈیٹر وکیل نے اصلاح کر دی۔ تو "الفضل" نے کیوں اس کا اعلان نہیں کیا۔

ہماری بڑی غرض اس نوٹ کے لکھنے سے وکیل کو اس کی غلطی پر متنبہ کرنا اور اس سے اصلاح کرانا تھی۔ اور جب اس نے اصلاح کر دی۔ تو ہمیں ضرورت نہ تھی۔ کہ اس کے متعلق کچھ لکھتے۔ لیکن "وکیل" نے اپنی غلطی کے اعتراف کا اعلان الفضل میں نہ دیکھ کر اس کو راست بازی صداقت شعاری دیانت و ایمانداری کے خلاف قرار دیا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا "وکیل" کو اسی اس دیانت داری پر فخر ہے۔ جس کا تازہ نمونہ ہم گذشتہ پرچہ کے ایک نوٹ میں پیش کر چکے ہیں کہ رپورٹ کی خبر کا ایک خاص حصہ جس میں ہماری جماعت کا ذکر تھا اڑا دیا گیا۔ اگر یہی "اخبار نویسانہ دیانتداری" ہے۔ تو "وکیل" کو مبارک ہے۔

پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ "وکیل" نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی بھیجی ہوئی ایک مراسلت بنام انجمنات میں سے دوسری کوائف کو چھوڑ کر صرف بیوی کو طلاق دیکر سالی کے ساتھ شادی کرنیوالی بات شایع کی تھی۔ شاید یہ بھی اس کے نزدیک اخبار نویسانہ دیانتداری میں داخل ہوگی۔

دوسروں کی دیانت پر اعتراض کرنے سے قبل "وکیل" کو اپنی [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزنامہ داری

۱۰ فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

خطبہ مسنونہ پڑھ کر فرمایا

خطبہ نکاح نکاحوں کے معاملہ میں ہمارے ملک میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ بہت فتنہ پیدا ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اگر لوگ شریعت کے احکام کی پابندی کریں تو فتنہ نہوں۔ ہماری جماعت جو بہت قلیل ہے۔ اس کو بہت ہی اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایک قوم نہیں۔ بلکہ متفرق لوگ ہیں۔ دوسرے لوگوں میں آپس میں رشتہ داری ہوتی ہے۔ ایک دوسرے پر سابقہ رشتہ داری اور ایک قوم و خاندان ہونے کی وجہ سے جو زور اور دباؤ ہوتا ہے وہ یہاں نہیں ہوتا کیونکہ یہ لوگ ایک قوم سے نہیں۔ بلکہ مختلف قوموں سے آئے ہیں اسلئے ہمارے لئے اتحاد رکھنا مشکل ہے۔ ہر ایک شخص دوسرے سے اجنبی ہے۔ ان سب لوگوں کو جمع کرنے والی ایک احمدیت ہی ہے۔ یہ عموماً ایسی مضبوط نہیں۔ کیونکہ یہ اخلاص کو چاہتی ہے۔ اور قربانی مانگتی ہیں۔ سابقہ رشتہ داریوں میں عموماً لوگ قربانی کرتے ہیں۔ جو مجبوری سے ہوتی ہے۔ مگر یہاں ایمان و اخلاص سے قربانی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات لوگوں میں اس کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے اتحاد کا قیام مشکل ہوجاتا ہے۔ اور اگر غلطی ہوجائے تو پھر سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض لوگ نیک نظر آتے ہیں۔ مگر جب شادیوں وغیرہ کے معاملہ میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ تو کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ہم احمدیت چھوڑتے ہیں۔ جب تک شادی کا سوال نہ تھا۔ ان پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ مگر اس میں آکر پردہ اٹھتا ہے۔ اور ان کے اخلاص کا پتہ لگ جاتا ہے اور لوگوں کو ہنسی کا موقعہ ملتا ہے۔

پس ہماری جماعت کے لئے رشتہ داری کے معاملہ میں غور و فکر کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ اس میں فتنہ نہ پڑیں۔ ہمارے ملک میں رشتہ داری کو ایک دوسرے کے خلاف بطور گالی کے استعمال کیا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کو سمجھایا جاتا ہے۔ کہ آتے ہی اس پر رعب ڈالنا۔ اور لڑکی والے سمجھاتے ہیں۔ کہ پہلے ہی تمہارا اثر قایم ہو۔ اس طرح دونوں طرف سے فتنہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

اس لئے اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ رشتہ داری میں تقویٰ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ آپس میں فساد نہو نئے نئے رشتہ اگر ٹوٹ جائیں۔ تو جڑنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ معاملہ تو ایسا ہے۔ کہ اس میں پرانی رشتہ داریاں تک ٹوٹ جاتی ہیں۔ ایسے موقعہ پر اگر جانبین شریعت کی پابندی کریں۔ تو فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس خطبہ کے بعد میاں چراغ پسر اللہ دتا صاحب کے نکاح کا سید بی بی بنت محمد دین صاحب سے ۵۰ روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

(بعد عصر)

ایک افغان سید فقیر محمد خان نے بیعت کی

اس کے بعد حضور نے خطوط کے جواب لکھائے

ترک رسوم ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کے گاؤں کے لوگ رسمیں نہیں چھوڑتے۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ سمجھاؤ۔ اصلاح کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ سمجھاؤ اور بار بار سمجھاؤ۔

الہام کی خواہش ایک صاحب کے متعلق خط پیش ہوا۔ کہ وہ حضرت اقدس کی صداقت کیلئے الہام چاہتے ہیں۔ لکھوایا کہ ان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدایا جو حق ہے۔ اس کیلئے شرح صدر ہوجائے۔ الہام کی شرط ٹھیک نہیں۔ یہ آقا کا امتحان ہے۔ اور امتحان غلام نہیں لیا کرتے۔

دعا میں شرط نہو ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ انہوں نے دعا کی کہ خدایا مسیح موعود کا دامن نہ چھٹے۔ چاہے ملازمت چھٹ جائے یا اولاد چھٹے یا کوئی تکلیف ہو۔ اب میں مصائب میں ہوں دعا فرمایئے۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ خدا کے حضور شرط نہ کرنی چاہیئے۔ آپ یہ دعا مانگتے۔ کہ خدایا مسیح موعود کا دامن بھی نہ چھوٹے۔ اور تیری دوسری رحمتیں بھی نہ چھوٹیں۔

۱۱ فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز مغرب)

تعویذ ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ تعویذ جو لوگ کراتے ہیں۔ ان کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ میرے نزدیک تعویذ تحریری دعا ہے۔ اور دعا کا اثر مضر نہیں ہوسکتا۔ باقی مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ جو کسی کے خلاف اثر ڈالے جاتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے کے لئے انسان دعائیں پڑھ کے سو رہے۔ تو کچھ نقصان نہیں ہوسکتا۔ اور اگر انسان یہ توجہ کرے۔ میں ایسا اثر قبول نہیں کرونگا۔ تو اس پر اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ انسانی اثر ہوتا ہے۔ اور انسانی اثر کو انسان روک سکتا ہے اور چونکہ دفاعی طاقت زیادہ ہے۔ اس لئے اثر نہیں ہوسکتا جن لوگوں میں روحانی طاقت ہوتی ہے۔ ان پر مسمریزم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

درس قرآن کریم کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ درس قرآن کریم کو مفصل شایع کرنے کے لئے ۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں جو تجویز شایع ہوچکی ہے۔ اس کے متعلق احباب جلدی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ کہ ہر اخبار میں بطور ضمیمہ چار صفحے درس کے شائع کئے جائیں۔ اور معہ ضمیمہ اخبار کی قیمت ۵ روپے رکھی جائے۔

اگر اس کی تائید میں کافی آرا نہ آئیں۔ تو پھر درس کے مفصل شایع نہ ہونے کا الزام ہم پر نہیں آئے گا۔ بلکہ احباب پر آئیگا۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ تاکہ کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔

مرتد پٹیالوی کی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی اور اس کی حقیقت

(نمبر ۳)

اب میں اصل سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق مرتد پٹیالوی کو شیطان نے کس کس طرح بہکایا۔ اور کس کس طرح اس کے دماغ کو چکر دیا۔ اور کس طرح نئے سے نئے وساوس ڈال کر اسے سرگرداں پھرا دیا۔

جب مرتد جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گیا۔ اور مسیح موعود کی مخالفت شروع کی۔ اور ادھر حضرت مسیح موعود نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کی جس میں اپنی وفات کے متعلق خبر دی۔ کہ اب میری عمر تھوڑی رہ گئی ہے چنانچہ حضور الوصیت صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں وحی اس قدر تواتر سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ قرب اجلک المقدر.... قل میعاد ربک.... جاء وقتک قربنا توعدون تیری اجل مقدر قریب آگئی ہے۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور جو وعدہ کیا گیا قریب ہے۔ .... پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔"

علاوہ ازیں حضور نے اپنی وفات کے متعلق اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ایک رؤیا دیکھا۔ جو انہی دنوں (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) میں شائع ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔

"ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفّٰا اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ "آب زندگی""

اب یہ رؤیا بھی صاف ظاہر کر رہی تھی۔ کہ آپ کی عمر دو تین سال رہ گئی ہے۔ چنانچہ پورے اڑھائی سال کے بعد آپنے وفات پائی۔

جب مرتد پٹیالوی نے دیکھا۔ کہ الہام تو انہوں نے اپنی وفات کے متعلق شائع کر دیئے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ تک فوت ہو جائینگے۔ اس لئے اس نے سوچ بچھ کر اور ایک خاص قسم کی دماغی ختنق کر کے ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود کے خلاف یہ پیشگوئی شائع کی۔ کہ

"مرزا مسرف ہے۔ کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی معیاد تین سال بتائی گئی ہے" (کانا دجال صفحہ ۳)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء کو "خدا سچے کا حامی ہو" کے عنوان سے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ نے عبد الحکیم کے متعلق لکھا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تیسرے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق"

تیسری الہامی پیشگوئی کا نسخ

اس کے بعد مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات رسائل و اخبارات میں دیکھے۔

(۱) ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ کہ افسوسناک خبر آئی ہے۔ اور انتقال ذہن لاہور کی طرف ہوا۔ (چنانچہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی)

(۲) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔ یہ تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر

(۳) انت منی و انا منک انت الذی طار الی روحہ اعجبنھم ان تترکوا۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ صفحہ ۳)

جب یہ الہامات شائع ہوئے۔ اور دو تین گھونٹ آب زندگی کا الہام تو پہلے ہو چکا تھا۔ تو مرتد پٹیالوی کو یہ فکر پڑی۔ کہ معلوم تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی وفات کی میعاد ان پیشگوئیوں کے لحاظ سے اکتوبر ۱۹۰۸ء تک پوری ہو جاتی ہے۔ اور میری سہ سالہ پیشگوئی کی میعاد جولائی ۱۹۰۹ء تک ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی کیجائے۔ جو ان الہامات کے ٹکر لگ جائے۔ اس لئے مرتد پٹیالوی نے دوسری پیشگوئی شائع کی اور لکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے مرزا کی (شوخیوں) اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوتی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے ہیں۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا۔ کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔" (اعلان الحق صفحہ ۷)

یہ پیشگوئی اس نے آپ کے ان الہامات کی بنیاد پر کی جو پہلے ریویو مارچ ۱۹۰۷ء میں شائع ہو چکے تھے۔ اور اس کی آخری میعاد ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک تھی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ کے نام سے اشتہار دیا۔ اور اس میں لکھا:۔

"اپنے دشمن سے کہدے۔ کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے۔ کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں

اور پھر ایک امر میرے اختیار میں ہے (تبصرہ) اس سے ظاہر ہے کہ یہ بشارات جو حضرت مسیح موعود کو دی گئی ہیں۔ یہ اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کی بناء پر ہیں۔ کہ اگر یہ چودہ ماہ والی پیشگوئی پر قائم رہا۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھا دیگا۔ تا جھوٹے اور سچے میں فرق ہو۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود کی عمر بڑھائی گئی۔ اور اگر نہیں بڑھائی گئی تو کیوں؟

۱۴ چودہ ماہ کی پیشگوئی کی تنسیخ!

سو جاننا چاہیئے۔ کہ پیشگوئی کی غرض تو یہی تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے میں یوں امتیاز کیا۔ کہ مرتد پٹیالوی اپنی چودہ ماہ والی پیشگوئی پر بھی قائم نہ رہا۔ اور اسکو بھی منسوخ قرار دیدیا۔ جبکہ اس نے مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات کو پڑھا۔

(۱) ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء - موت قریب ہے - ان اللہ یحمل کل حمل۔

(۲) ۱۵ر دسمبر ۱۹۰۷ء - بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔

۳۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ ستائیس کو ایک واقعہ۔ ہمارے متعلق۔ اللہ خیر و ابقیٰ۔ خوشیاں منائینگے۔ وقت رسید!"

اسپر مرتد پٹیالوی کو پھر شیطان نے استراق سمع کر کے خبر دی۔ کہ چودہ مہینے کی پیشگوئی بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے کچھ کم کرنا چاہیئے۔ اسلئے اس نے ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو الہام شایع کیا۔ کہ "مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہو جائیگا!"

اس الہام کو مرتد پٹیالوی نے اخباروں میں طبع نہیں کرایا بلکہ قلمی لکھ کر لوگوں کی طرف بھیجا۔ جیسا کہ اس کے ایک خط سے ظاہر ہے۔ جو اس نے ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نام بھیجا۔ جو پیسہ اخبار مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۸ء میں شایع ہوا۔ اس میں لکھا ہے:۔

"۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا۔ اس کے یہ الفاظ تھے۔ ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک مرزا ہلاک ہو جائیگا۔ اسی طرح پر یہ الہام موٹی قلم سے لکھا ہوا میرے رجسٹر الہامات پر درج ہے۔ اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا تھا۔ جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ مرزا صاحب۔ و شیخ یعقوب علی و حکیم فضل الدین صاحب بھیجے گئے تھے۔ ان پر اسی طرح درج ہے۔"

چنانچہ اس کا وہ الہام جو ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو "تک" کے لفظ کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے چشمہ معرفت میں نقل کیا اور لکھا:۔

"یہ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبد الحکیم خان ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہو گا...... لیکن خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا اور خدا اسکو ہلاک کریگا۔ اور میں اسکے شر سے محفوظ رہوں گا۔"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴ر اگست کے اندر اندر فوت ہو جائیں تو آپ جھوٹے ہیں۔ اور اگر اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴ر اگست تک فوت نہ ہوں۔ تو سچے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسمیں یہ نہیں لکھا کہ یہ میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ بلکہ آپنے اس کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ کہ وہ ہلاک اور تباہ ہو گا۔ اور اس کا کوئی سلسلہ نہیں چلیگا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو گا۔ (سو ایسا ہی ہوا)۔ اور مصیبتیں اور تکالیف اٹھا کر ہلاک ہوا۔ پس تبصرہ میں جو حضرت مسیح موعود نے اس کی ہلاکت کے متعلق لکھا تھا وہ چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی بناء پر لکھا تھا۔ لیکن جب اس نے وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ تو وہ بات بھی اذا فات الشرط فات المشروط کے ماتحت منسوخ ہو گئی۔

۴ر اگست تک والی پیشگوئی کا منسوخ ہونا

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود اس کی ۴ر اگست تک والی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ یا وہ اسکو بھی منسوخ قرار دیتا ہے۔ غور سے سنئے۔ کہ اس کا شیطان اس کے دماغ کو کس طرح چکر دیتا ہے اور کس طرح اس کی اس پیشگوئی کو بدلواتا ہے

جب حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کے متعلق مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔

(۱) ۷ر مارچ ۱۹۰۸ء۔ ماتم کدہ۔ اسکے بعد دیکھا کہ جنازہ آتا ہے۔

(۲) ۲۶ر اپریل ۱۹۰۸ء۔ مباش ایمن از بازی روزگار۔

(۳) بدر ۳۰ر اپریل ۱۹۰۸ء۔ دقم داقم وھلک ھالک

ان الہامات کے پڑھنے کے بعد پھر مرتد کے استاد نے اسے ورغلایا۔ اور اس نے ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو اخباروں میں یہ الہام شایع کرایا۔ کہ مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ر اگست) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔"

جیسا کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کو مرتد پٹیالوی لکھتا ہے:۔

"مکرم بندہ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے الہامات جدیدہ جو مرزا غلام احمد کے متعلق ہیں۔ اپنے اخبار میں شایع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(۱) مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔ (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآراء عورت مر جائیگی۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان ایم بی پٹیالہ۔ ۸ر مئی ۱۹۰۸ء

(روزانہ پیسہ اخبار ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۴ کالم ۲)

پھر اسی طرح اس پیشگوئی کو اہلحدیث میں بھی شایع کرایا جیسا کہ ثناء اللہ لکھتا ہے:۔

"ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے متعلق میرے مندرجہ ذیل الہامات شایع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(۱) مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ر اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآراء عورت مر جائیگی۔ (اہلحدیث مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

پس اس کی اس پیشگوئی میں جو ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے لکھی۔ لفظ "کو" ہے "تک" نہیں ہے۔ جیسا کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے بھی اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی تاریخ موت مقرر نہ کر دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ر مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ر ساون یعنی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو مرزا مریگا۔ تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا۔ جو مرزا ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے۔ کہ ۲۱ر ساون "کو" کی بجائے

۲۷ ساون تک" ہوتا تو خوب ہوتا"

پس ان تمام اخبارات کے مطالعہ سے بکلی واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کو جو تک کے لفظ کے ساتھ تھا منسوخ قرار دیا ہے۔ اور یہ ۱۶ر مئی ۱۹۰۸ء کا الہام جو کو کے لفظ کے ساتھ ہے۔ اس کی تاریخ ہے۔ کیونکہ یہ الہام اور ہے۔ اس میں مرض مہلک کے ساتھ مرنے کا ذکر ہے اور فروری کے الہام میں مرض کا ذکر نہیں اور یہ اس کے بعد کا ہے۔ پس چشمہ معرفت میں جو حضرت صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ ۱۶ر فروری کے الہام کی بناء پر ہے۔ لیکن مرتد پٹیالوی نے اسکو بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود (نعوذ باللہ) تب جھوٹے قرار دیئے جاتے۔ اگر آپ ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو فوت ہوتے لیکن آپ تو ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی پیشگوئیوں کے مطابق فوت ہوئے جیسا کہ افسوسناک خبر آئی اور انتقال ذہن اللہ ہو کیطرف ہوا کے مطابق آپ ۲۶ر مئی کو لاہور میں فوت ہوگئے اور الہام ۲۷ کو ایک واقعہ کے مطابق ۲۷ر مئی کو قادیان لائے گئے۔ پس دیکھو خدا نے کیسا سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق ظاہر کر دکھلایا اور کیسا مرتد پٹیالوی کو رسوائی اور روسیاہی کا مزہ چکھایا اور کیسا اسکے شیطان نے اسے اوہام میں سرگردان پھرایا۔ پس یہ تھا اس دعا کا اثر جو حضرت مسیح موعود نے خدا سے کی اور اشتہار میں لکھی تھی۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق۔

مذکورہ بالا تحریر سے کے از کوہاٹ کا یہ سوال کہ:

"ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی مقرر کردہ میعاد کو ذلت اور لعنت کی موت قرار دیا اور پھر اسی میعاد میں اپنے ذلیل اور رسوا کرنیوالے کی موت کے خواب دیکھتے دیکھتے مر گئے"

جو اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا ہے رد ہو گیا۔ نیز مولوی ثناء اللہ صاحب کا سوال جو انھوں نے اس پیشگوئی پر اہلحدیث مطبوعہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۰ء میں کیا ہے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ باوجود اسباب کو جانتے بوجھتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی جو ۱۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو کی تھی۔ اسمیں لفظ کو ہے تک نہیں اور وہ اسکو خود اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع کر چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جو چشمہ معرفت میں لکھا ہے تو وہ اسکے فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کے مطابق لکھا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کو مولانا موصوف اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء میں ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے خلاف لکھ چکے ہیں پھر نہ معلوم کہ اب کیوں اسکی پیشگوئی کے مطابق وفات قرار دیکر

دلچسپ نوٹ

(از مسٹر محمود امین صاحب (سابق ہشتاگر چند) بیرسٹر ایٹ لاء دہلی)

ہندوؤں کی چالاکی

چند سال ہوئے۔ لالہ اجیت رائے نے ہندوؤں کی سوشل بیکاری پر ایک لیکچر دیا تھا۔ جسمیں انھوں نے فرمایا تہا۔ کہ بہت سے کہنہ خیال ہندو نلکے کا پانی یہ کہکر پینے سے انکار کرتے ہیں۔ کہ نالیوں میں ربڑ کا چھلا لگا ہوا ہے۔ اور ربڑ چونکہ چمڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسلئے ہمارے لئے نلکے کا پانی پینا جائز نہیں۔ لیکن اگر ان کو کی (شراب) پیش کی جائے تو غٹا غٹ پی جاتے ہیں۔

لیکن ہندوؤں کی پولیٹیکل چالاکی ان کی سوشل چالاکی سے کہیں زیادہ ہے۔ حال میں جب میں نے لاہور میں بار ایسوسی ایشن (وکیلوں کی انجمن) کا ممبر بننے کی کوشش کی تو ہندو وکلاء نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مجھے ایسا کرنے سے روکا۔ چنانچہ میں ایک مشہور ہندو وکیل کے مکان پر اسلئے پہنچ گیا۔ کہ وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے سامنے بالکل بے تعصب ظاہر کرتا ہے۔ لیکن میرے سامنے اس نے مسلمانوں اور ان کے پاک رسول کو بری گالیاں دیں۔ اور کہا تمام مذاہب میں سے خراب مذہب اسلام ہے۔ اور مجھے رائے دی۔ کہ اگر میں دل سے اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم ظاہری طور پر ہندوؤں کے حلقے میں رہوں۔ اور یہ بات تو مجھے کئی تعلیم یافتہ ہندوؤں نے کہی۔ کہ تم بیشک گھر میں چھپ کر نماز پڑھو یا روزہ رکھو یا قرآن شریف کا مطالعہ کرو۔ لیکن ظاہرا ہندو بنے رہو) وکیل صاحب نے فرمایا کہ لاکھوں ہندو ہر سال قحط یا پلیگ سے مر جاتے ہیں۔ پھر ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہم میں بہت بڑی کمی نہیں ہو جاتی۔ لیکن بڑا غم یہ ہے کہ ایک معمولی ہندو کے مسلمان ہو جانے سے اس قدر حرج نہ ہوتا۔ لیکن ایک تعلیم یافتہ خاندانی بیرسٹر ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہندوؤں کی سخت بدنامی ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ جبتک تم ہندو نہ ہو جاؤ گے تمہارے برخلاف تعصب کم نہیں ہو گا۔

ایک ہندو جس نے کرنل ویجوڈ کو ایک سونے کا تمغہ دیا۔ ایک دن لاہور میں ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے کہا۔ کیا تم ابھی تک مسلمان ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ سنکر اس نے اسلام کو بہت گندی گالیاں دیں۔ اور یہ خیال کرکے کہ خواجہ کمال الدین نے مجھے مسلمان بنایا ہوگا۔ خواجہ کمال الدین اور دوسرے مسلمانوں پر بہت سے الزام لگائے۔ میں نے کہا آپ اپنے خیالات کو اگر اس طرح ظاہر کرتے پھرینگے۔ تو مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہونچیگا۔ اور مسلمان سوراجیہ حاصل کرنے میں شاید تمہاری مدد نہ کریں۔ ہندو لیڈر نے جواب دیا۔ کہ میں مسلمانوں کی خاطر اپنا دھرم نہیں چھوڑ سکتا۔

چند دن کے بعد میری ملاقات اس سے آنریبل فضل حسین بیرسٹر کی کوٹھی میں ہوئی۔ جہاں وہ مسلمانوں کو اپنی نیشنل یونیورسٹی میں شامل کرنے کے لئے نہایت ذلیل طور پر چاپلوسی کر رہا تھا۔ میں نے کہا۔ آپ یہاں! کیا آپ اسلام سے نفرت نہیں رکھتے؟ فرمایا۔ بالکل نہیں۔ میں فارسی دان ہوں اور ہر روز قرآن پڑھتا ہوں۔ اس سے بڑھکر پولیٹیکل چالبازی اور کیا ہو سکتی ہے۔

لاہور میں ایک ہندو بہادر کا مکان میں نے کرایہ پر لیا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو فوراً مکان خالی کرا لیا۔ اور کہا ہم مسلمان کو تو ایک لاکھ روپیہ پر بھی کرایہ نہیں دینگے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں ہندوؤں کا راج ہو گیا۔ تو کیا بد قسمت مسلمان ہجرت کر جائینگے۔

تبلیغ اسلام

یہ زمانہ کفر اور اسلام کے سخت مقابلے کا ہے۔ اب یا تو خدانخواستہ کفر اسلام کو کھا جائے گا یا اسلام کفر کو مٹا دیگا اسلئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اسلام کی روحانی تلوار کو میان سے باہر نکال کر کفر پر پل پڑے۔ دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے اسلام کو کھول کر دکھا دینا کافی ہے۔ کہ یہ خود بخود لوگوں

سب کے دلوں کو فتح کر لیگا۔ زبردستی بزور شمشیر اسلام پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تلوار کی ضرورت تو باطل مذاہب کو ہوا کرتی ہے۔ مثلاً عیسائی مت یورپ میں بذریعہ تلوار پھیلا۔ اور بدھ مذہب کو ہندوستان سے ہندوؤں نے ایک بڑی حد تک بذریعہ شمشیر ملک بدر کیا۔ لیکن حضرت رسول کریم نے تلوار کو تو صرف سیلف ڈیفنس یعنی اپنے بچاؤ میں استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جب کہ مسلمان تھوڑے تھے۔ اور کافر بہت اور وہ کافر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی دھن میں لگے ہوئے تھے۔ کیا آج کل کے مسلمان اپنے فرض کو پہنچانینگے۔ اور جو روحانی جہاد آج کل اسلام اور کفر میں ہو رہا ہے۔ اس میں دل کھول کر حصہ لینگے؟ آج کل روحانی جہاد تو یہی ہے۔ کہ یورپ۔ ایشیا امریکہ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں کو بتائی جائیں۔ اور مسلمان خود اسلام کا کامل نمونہ بنیں۔ کیا عیسائیوں اور ہندوؤں کے سامنے مدد کا ہاتھ پسارنا ہمارے لئے شرم کا باعث نہیں ہے۔ آؤ ہم ان سب کو مسلمان بنالیں۔ پھر نہ تو ہم پر ننگی کا خوف طاری ہوگا۔ اور نہ ہم آزردہ خاطر ہونگے۔

مسٹر ہوز کی غلط بیانیوں کی تردید

۳ جولائی ۱۹۲۰ء کو راقم الحروف اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ایک احمدی جلسہ کی تقریب پر موضع سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں وارد ہوئے تھے۔ اور اس جلسہ پر مسٹر ہوز معہ اپنے رفقا اور معاونین کے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس جلسہ پر ریویو کرتے ہوئے چند بے سروپا باتوں کو اپنے رسالے کرسچن انڈیور بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۲۸ درج کیا ہے۔ افسوس کہ بوجہ نہ ملنے وقت پر رسالہ مذا کے جواب میں دیری ہوئی ہے۔ مسٹر موصوف کو چاہیئے تھا کہ وہ ایک رسالہ میرے نام ارسال کر دیتے۔ تا جواب جلد دیا جاتا۔

مسٹر ہوز نے اور غلط بیانیوں کے ساتھ میرے متعلق لکھا ہے۔ منشی چراغ الدین صاحب جو ہمارے ماتحت بطور معلم ہائی سکول میں پانچویں دوسری جماعت کو پڑھایا کرتے تھے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ زمانہ عیسائیت میں راقم سکاچ مشن ڈسکہ کی طرف سے واعظ تھا جس کی میرے پاس سندات بھی ہیں کیا مسٹر ہوز کے پاس بھی میرے مدرس ہونیکا کوئی ثبوت ہے۔ اگر ہے تو پیش کریں۔ میں نے کبھی ہائی سکول میں مسٹر ہوز کے ماتحت کام نہیں کیا۔ بلکہ ایک طریق سے مسٹر ہوز میرے ماتحت تھے۔ یعنی کرسچن انڈیور ڈسکہ اور علاقہ ڈسکہ کا میں پریذیڈنٹ اور سکرٹری رہ چکا ہوں اور مسٹر ہوز اسکے صرف ایک معمولی ممبر تھے۔

دوسرا جھوٹ میرے متعلق یہ بولا گیا ہے۔ کہ جب میری اہلیہ چل بسی تو میں نے قادیان شریف کا رخ کیا۔ حالانکہ خاکسار جس وقت مشرف باسلام ہوا۔ اسوقت میری اہلیہ زندہ تھی۔ ۱۹۰۹ء کو ڈسکہ میں ہم سب مشرف باسلام ہوئے اور اکتوبر ۱۹۰۹ء کو دارالامان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے نکاح ثالث کی خوشی میں

مندرجہ ذیل رعایت صرف ایک ماہ کیلئے

نام کتاب	اصل	رعایتی
درمکنون نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۲	۱۰
درثمین مکمل اردو جو حال میں طبع ہوئی۔ مجلد کپڑا	۱۰	۸
ملفوظات احمد۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری ۱۹۰۱ء	۵	۴
بلاغ المبین حضرت مسیح کا آخری لیکچر	۱	۶
بحر العرفان۔ قبولیت دعا پر حضرت صاحب کی تقریریں	۶	۵
رہنمائے خاتون۔ حضرت صاحب کا عورتوں کو دلچسپ مضمون وعظ	۲	۱
تصدیق النبی۔ حضرت صاحب کا ایک پرانا دلچسپ عیسائیوں کی تردید میں	۵	۴
پیغام احمد حضرت مسیح موعود کا لیکچر لاہور ۱۹۰۸ء	۴	۳
احمدی تبلیغی جنتری	۲	فی روپیہ چند عدد
خطبہ عید الفطر حضرت مسیح موعود	۱	[illegible]
احمدی حمائل شریف مجلد	۸	۱۲
اسلام میں اختلاف کا آغاز۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر لاہور	۱۱	۹
گلزار معرفت حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظموں کا مجموعہ	۵	۴
گلدستہ حقانی۔ لطیف نظمیں	۴	۳
طریق النجات۔ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم	۴	۳
چیلنج درباره امام الزمان	۴	۳
مسیح بیان حصہ اول پنجابی نظمیں	۲	۱
گلزار احمدی۔ لطیف پنجابی نظمیں	۲	۱
چرخہ احمدی	۲	۱
مسدس در وفات مسیح	۱	۱
شہادت مولوی عبد اللطیف	۵	۴
معارف القرآن خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے نوٹ	۱۰	۷
براہین العقائد	۱۰	۷

مندرجہ بالا کتب کے عمر روپیہ کے خریدار کو محصولڈاک بھی معاف کیا جاوے گا۔

ان کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی تمام کتب اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

احمدیہ کتاب گھر قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

میں ممیرے کے سرمہ کی قیمت بڑھانا چاہتا ہوں

کیوں؟

اس لئے کہ سرمہ بہت سی قیمتی دوائیوں سے علاوہ ممیرے کے مرکب ہے۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں میرا جو خرچ آتا تھا۔ اس کے مطابق میں نے یہ قیمت دو روپے تولہ رکھی تھی۔ اب وہ دوائیاں جو گنی چوگنی قیمت سے ملتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہوگیا۔ کہ میں کم از کم سرمہ

دو روپے کی بجائے تین روپے تولہ

کر دوں۔ پس جو صاحب دو روپے کے حساب سے لینا چاہیں۔ وہ فروری کے مہینہ میں خرید لیں۔ پھر قیمت بڑھا دوں گا۔ خالص ممیرا کی قیمت نصف کرتا ہوں

یعنی دس روپے تولہ کی بجائے پانچ روپے تولہ۔ یہ رعایت صرف دو ماہ کیلئے ہے

جو صاحب چاہیں۔ خرید لیں۔ ممیرے بالکل خالص ہے۔ اور وہی ہے۔ جس کی تصدیق حضرت مسیح موعود و خلیفہ اول نے فرمائی ہے۔

ست سلاجیت

یہ خالص سلاجیت عہ تولہ قسم اول اور جو نرم ہے۔ وہ ۸ رفی تولہ ہوگی۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و پشاوری اور کلاہ میری معرفت مل سکتی ہیں

المشتہر

سید احمد نور کابلی مہاجر قادیان (پنجاب)

آٹا پیسنے کی چکی

بالو ہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع آیرن فیکٹری بٹالہ گورداسپور

دوائی خانہ احمدی لنگا کلاں ضلع امرتسر

یادگار حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ۔ مقوی دماغ کی گولیاں ۸۸ عدد عہ کمزور دماغ۔ نزلہ طالب علم اور واعظ کیلئے مجرب ہیں۔ چکر و دوران سر۔ بخار نزلہ درد سر ہر قسم پر مجرب عہ بہار زندگی۔ ایک ہی دوائی ۳۰۰ سو بیماری پر مجرب عہ

المشتہر۔ رحمت اللہ احمدی حکیم

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو خوشخبری

جو دوست ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء تک روپیہ دیدینگے۔ وہ بیع سلم کے حقدار ہیں۔ جس میں خاص رعایت ہے ڈرا (بھٹے) سے جو کچھ نکلے ۱۵ روپے ہزار۔ دس فیصدی ناقص میں تو ۱۶ روپیہ ہزار۔ خالص اینٹ ۱۷ روپے ہزار اینٹ طول ۹ انچ عرض ۴½ انچ موٹی ۲¾ انچ قالب کی ہوگی۔ دریائی اینٹ کا نرخ اسوقت قادیان میں ۲۲ روپے ہزار ہے اپریل میں اینٹ ملنی شروع ہوگی

المشتہر محمد عبد الرحمن ٹھیکیدار بھٹہ احمدیہ قادیان پنجاب

نصیر بک ایجنسی قادیان سے منگوائیں

قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب مجلد ۲ بے جلد ۱؎ نصائح مبلغین فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ۲ ایک روپیہ کی سات نونہالان جماعت والا قطعہ ۱ عہ کے ۱۶

مکتوبات امام اپنے خلیفہ اول کے نام ۱ عہ کی ۱۲ رسالہ عظمۃ القرآن از مسیح موعود اردو ملہ عہ کی ۱۶

انجنیرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۲۰ء میں صرف اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی۔ جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہوگئی۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی جس کے داخلے کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجنیر صاحبان نے ہمارے سکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارکس لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار انجنیر کام کرتے ہیں ہزاروں روپے کا سامان ٹریسنگ سرویئنگ اور ڈرائنگ وغیرہ کا کام موجود ہے انجنیرنگ ڈپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے منتخب کیا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول پبلک کے مفصل قواعد معہ نقول و سرٹیفکیٹ آدھ آنے پر مل سکتے ہیں۔ المشتہر

سید احمد حسن منیجر و لالہ سکھ پال انجنیر پرنسپل

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ کو دودھ آک پاؤ بھر میں مسلسل کھرل کر کے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنائیں۔ جب قرص اچھی طرح خشک ہو جاوے۔ تو قرص مذکور پر سات تولہ سوت دیسی لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ میں اس پر ایک کوئلہ رکھدیں۔ بہت عمدہ اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا۔ کشتہ ہذا ایک تولہ مومیائی درجہ اول ½ تولہ دونوں کو بھر آب ادرک میں کھرل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ بوقت صبح۔ امراض ضعف اعصاب۔ درد کمر۔ درد پشت۔ ضعف کیلئے اکسیر ہے۔ راقم کا معمول اور مجرب ہے۔ قیمت (۱۴) خوراک ۱۲ جو ایک آدمی کیواسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر منشی محمد عبد اللہ سنیاسی نزد ٹیشن جمیل سنگھ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ڈیوک آف کناٹ کو راولپنڈی میں ایڈریس

ڈیوک آف کناٹ کے ورود راولپنڈی پر قسمت راولپنڈی

(مرسلہ قائم مقام الفضل از راولپنڈی)

کے باشندوں کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس دیا گیا

"حضور والا

ہم باشندگان قسمت راولپنڈی کی طرف سے حضور کا دلی اور وفادارانہ خیر مقدم کرتے ہیں۔

حضور ہندوستان یا خاص راولپنڈی میں ایک اجنبی کی حیثیت سے نہیں آ رہے۔ بلکہ ہمیں وہ وقت یاد ہے جب حضور راولپنڈی میں کمانڈر تھے۔ اور ہمارے درمیان تشریف رکھتے تھے۔

ہمیں اس یقین پر ناز ہے۔ کہ حضور اس وقت سے لے کر اب تک اس ملک کے معاملات میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اور ہماری نہایت ہی خوش قسمتی ہے۔ کہ حال ہی کے محاربہ عظیم میں جب پنجاب کو "ہندوستان کا جنگی بازو" کا خطاب ملا۔ ہم باشندگان راولپنڈی کو اپنی وفاداری اور اخلاص کے ظاہر کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو ہمیں حضور ملک معظم سے ہے۔ دوران جنگ میں کسی نے ہماری وفاداری میں شک نہیں کیا۔ اور اب امن وامان کی حالت میں بھی ہماری وفاداری پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔

ہماری عاجزانہ خواہش ہے۔ کہ حضور از راہ کرم ہماری اس دلی عقیدت کا جو ہمیں، تاج برطانیہ اور حضور ملک معظم کی ذات خاص سے ہے۔ بادشاہ سلامت کے حضور اظہار فرماویں۔ خادمان باشندگان قسمت راولپنڈی

بھینس کی وجہ سے ریل پٹڑی سے اتر گئی

الہ آباد ۱۲ فروری۔ پایونیر کو اطلاع ملی ہے۔ کہ ۱۱ تاریخ کو نمبر ایک اپ کلکتہ میل ٹرین ایک بھینس پر سے گذری اور پٹڑی سے اتر گئی۔ یہ واقعہ بمہلی گنج گومو سیکشن پر ہوا۔ ۳ تھرڈ کلاس مسافر مر گئے۔ اور ۲ زخمی ہوئے۔

نواب خیرپور سندھ کا انتقال

ہز ہائینس میر سر امام بخش خان ٹالپور جی۔ سی۔ آئی۔ ای والئے ریاست خیرپور [illegible] کا ۷۰ برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس

سوالات وجوابات۔ دہلی ۱۲ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس زیر صدارت مسٹر ڈینی پریزیڈنٹ کونسل منعقد ہوا۔ ایک گھنٹہ میں کوئی ۷ سوالات کا جواب دیا گیا۔ اس کے بعد پریزیڈنٹ کونسل نے باقی سوالات اگلے اجلاس پر ملتوی کئے۔ اور وائسرائے کا پیغام پڑھا جس میں گورنمنٹ کو ہدایت تھی۔ کہ سالانہ بجٹ یکم مارچ کو پیش کیا جائے۔

جان محمد جونیجو بیرسٹر ایٹ لا

جان محمد صاحب جونیجو بیرسٹر کا صوبہ سرحدی سے اخراج ایٹ لا کو جو آج کل پشاور میں مقیم ہیں قانون تحفظ ہند کے رو سے حاکم صوبہ سرحدی نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ امن عامہ میں مخل ہیں۔ اس لئے صوبہ سے نکل جائیں۔

فوجی قیدی رہا کر دیئے گئے

دہلی ۱۵ فروری۔ ذیل کی سرکاری خبر ہے کہ فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری کی تقریب میں ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ فوجی ایکٹ دفعہ ۱۱۳ کی رو سے مجھے یہ حق حاصل ہے۔ کہ میں ان ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جن کا کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔ اور دوران جنگ میں انہیں سزا دی گئی تھی۔ ان کے ساتھ نرمی کروں۔ چنانچہ اس قانون کو پیش نظر رکھ کر ۱۸ فوجی قیدی سپاہیوں کو رہا کیا جاتا ہے۔ اور ۲۵ کی سزاؤں میں تخفیف کی جاتی ہے۔

لندن کانفرنس میں کمیٹی کی شرکت

سیٹھ حاجی میاں جان محمد چھوٹانی صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کو آئیندہ صدر خلافت اتحادی کانفرنس مقررہ لندن کی شرکت کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ اور سیٹھ صاحب ممدوح آئیندہ شنبہ کو ولایتی ڈاک کے جہاز سے انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سیٹھ یعقوب حسن صاحب بی۔ اے (مدراس) بحیثیت سیکرٹری، مرکزی خلافت کمیٹی اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب بطور مشیر ومترجم اس سفر میں سیٹھ صاحب کی رفاقت کریں گے۔

انبالہ ڈویژن کا ہندوستانی کمشنر

دیوان ٹیک چند صاحب انبالہ ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو نہایت قابل افسر ہیں۔

مسٹر حسن امام ولایت کو روانہ ہو گئے ہیں

چہار شنبہ کے روز مسٹر حسن امام پٹنہ سے انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہوئے۔ تاکہ وہ مشرق قریب کی کانفرنس میں شامل ہوں۔ اسٹیشن پر ان کے بہت سے رفقا جنمیں مسلمانوں کی ایک تعداد شامل تھی۔ انہیں رخصت کرنے کے لئے آئے تھے۔

ڈیوک آف کناٹ کا جواب

باشندگان قسمت راولپنڈی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جناب ڈیوک نے ان کے دلی خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا انھوں نے راولپنڈی سے اپنے قدیم تعلقات کا ذکر کیا۔ اور ان کے لئے خراج تحسین ادا کیا۔

جناب ڈیوک نے کہا کہ بحیثیت مجموعی پنجاب کی ترقی حیرت انگیز ہے۔ دوران جنگ میں پنجابی کا نام مشہور خاص و عام نہ صرف پنجاب کے آدمیوں کی تعداد کی وجہ سے ہوا جو لڑائی میں شامل ہوئے۔ بلکہ ان عالی شان جنگی صفات کی وجہ سے بھی مشہور ہوا۔ جو ان سے بہت سی زبردست لڑائیوں میں ظاہر ہوئیں۔

مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد لاہور میں

۱۷ فروری کو بروز جمعرات ۸ بجے صبح سے مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد میاں میر مشرقی کے ریلوے سٹیشن پر اترے۔ اور موٹروں پر سوار ہو کر لاہور آئے اور چودھری رام بھجدت صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے۔

کتنے آدمیوں نے خطابات ترک کئے ہیں

لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۷ فروری کو بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا۔ سوالات کی فہرست میں ۲۶۰ اہم سوالات درج تھے۔ ایک سوال کا گورنمنٹ نے جو جواب دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ماہ اگست سے اب تک ۵ ہزار خطاب یافتگان میں سے صرف ۲ نے خطابات واپس کئے ہیں۔ گورنمنٹ نے خلافت یا عدم تعاون کی ایجی ٹیشن کے متعلق اردو کا کوئی اخبار جبراً بند نہیں کیا۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

فوجی سپاہیوں پر قاتلانہ آتشبازی (لنڈن ۱۶ فروری) جونہی کرمیلو سٹیشن سے ٹرین جس میں علاوہ مسافروں کے ۱۲ فوجی سپاہی بھی تھے۔ کلارنی کو روانہ ہو رہی تھی۔ دو آدمی پستول لے کر انجن پر جا چڑھے۔ اور ڈرائیور وغیرہ کو دھمکایا۔ جب ٹرین آہستہ پڑ گئی۔ تو اس گاڑی کو جس میں سپاہی تھے۔ دونو طرف سے دو سو آدمیوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا۔ آدھ گھنٹے تک معرکہ رہا۔ ایک سارجنٹ مارا گیا۔ اور ایک افسر مع ۵ سپاہیوں کے زخمی ہوا سن فنروں نے رائفلیں اور سامان پر قبضہ کر لیا۔

ٹرینوں کی تلاشی کا اعلان ڈبلن کا اعلان ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات کے دوبارہ ہونے پر ان زمینوں سے ٹرینوں کی تلاشی کی جائیگی۔ جہاں تلاشی لانا فتنہ ہے۔

سن فن لیڈر گرفتار (لنڈن ۱۲ فروری) ڈسمنڈ فٹسر جیرلڈ جو سن فنیوں کے محکمہ اشاعت کا سرگروہ ہے ڈبلن میں گرفتار کر لیا گیا۔

سن فائنروں کے ہاتھوں نقصان جان لندن۔ ۱۱ فروری۔ جنوری ۱۹۱۹ء سے لے کر ۵ فروری ۱۹۲۱ء تک سن فائنروں نے ۷۰ کچہریاں تباہ کیں۔ اور ۵۳۵ پولیس بارکیں۔ ۲۲۴ پولیسمین مارے گئے اور ۳۶۶ زخمی ہوئے۔ ۵۷ فوجی مارے گئے اور ۱۳۴ زخمی ہوئے۔

مانچسٹر میں آتشزدگیاں لنڈن ۱۳ فروری۔ مانچسٹر کے علاقہ میں چند آتشزدگیاں وقوع میں آئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سن فنیروں کی کارروائی ہے۔ چار مقامات پر آگ ایک ہی دفعہ لگی۔ ایلڈبری کے کارخانہ کی کھڑکیوں سے آگ نمودار ہوئی۔ بعد میں تیل کے کارخانے کو بھی آگ لگ گئی جس سے ایک بڑے زور کا دھماکا ہوا۔ وقت پر آگ بجھانے والا انجن بھی پہنچ گیا۔ آگ کو زیادہ بھڑکنے نہیں دیا گیا۔ دو آتشزدگیاں اولڈہم اور راک ہیڈل میں وقوع میں آئیں۔ اور روئی کے کارخانہ کو بہت نقصان پہنچا۔ اولڈہم میں دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ دوسرے لوگوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔

عراق عرب

عراق عرب میں امن مہمات کا خاتمہ (لنڈن ۱۱ فروری) دفتر جنگ کا اعلان ہے۔ کہ جو مہمات عراق میں شورش کی وجہ سے اختیار کی گئی تھیں۔ ان کا کامیابی کے ساتھ خاتمہ ہو گیا۔ اسلحہ کی فراہمی تسلی بخش طریقہ سے ہو رہی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تخلیہ عراق کی حال کی رپورٹوں میں صرف ان فوجوں کے ہٹانے کا ذکر ہے۔ جو گذشتہ سال ہندوستان سے بطور کمک روانہ کی گئی تھیں۔

متفرق خبریں

پیرس میں بیکاروں کی تعداد پیرس ۱۲ فروری۔ ایوان میں بیکاری کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر محنت نے کہا۔ کہ بیکاروں کی تعداد جنہیں امداد کی ضرورت ہے ۔۰۰۰ ۷۴ ہے جن میں سے ۳۰۰۰ ۹ پیرس میں ہیں۔ وزیر نے ظاہر کیا کہ مزدوری کے گھنٹوں میں تخفیف غیر ضروری اور غیر ملکی مزدوروں کی واپسی اور صنعتی حلقوں میں مزدوروں کا اجتماع امدادی تدابیر ہوں گی۔

امریکن اخبار نویسوں کا اظہار افسوس لنڈن۔ ۱۱ فروری۔ امریکن اخبارات میں سر آکلینڈ گیڈس کے بیان کی بنا پر اس مطلب کی جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جنگ کا خطرہ ہے۔ ان کے متعلق یونائیٹڈ پریس نے جس کی معرفت امریکہ کو یہ خبریں گئی تھیں سر آکلینڈ گیڈس سے معافی مانگ لی ہے۔ لنڈن کے امریکن نامہ نگاروں نے سر آکلینڈ گیڈس کو اظہار افسوس کی چٹھی لکھی ہے۔

جارجیا میں طوفان نیویارک ۱۱ فروری۔ ماکون واقع جارجیا سے آمدہ ایک تار مظہر ہے۔ کہ ادکونی کے قریب پانی کا طوفان آیا۔ ۲ گورے اور تیس حبشی ہلاک ہوئے۔ اور ۲۰۰ زخمی۔ بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا کو بولشویکوں کی طرف سے رعائتیں قسطنطنیہ ۱۱ فروری بولشویکوں نے مصطفےٰ کمال پاشا کو بہت سی اہم رعائتیں پیش کی ہیں۔ تاکہ کمال پاشا اتحادیوں کے ساتھ سمجھوتہ نہ کریں۔ ۱۲۵۰ [illegible] کے بعد لنڈن میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرد لیگا۔

یونانیوں کو شکست فاش قسطنطنیہ سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ "جیکا گو ٹریبون" اپنی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ یونانی فوجیں جو بروسا کے محاذ پر قوم پرست ترکوں سے برسر پیکار تھیں۔ ان کا شدید نقصان ہوا ہے۔ اس کی شہر کے میدانوں میں یونانی فوجوں اور مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں کی تین دن تک نہایت خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ بالآخر یونانیوں کو میدان کارزار سے صاف بھاگنا پڑا۔ اور فتح مصطفےٰ کمال پاشا کو ہوئی۔

شرف باریابی لنڈن ۱۴ فروری۔ آج ملک معظم نے مسٹر ہاشیگو کو شرف باریابی بخشا۔ آج ملک معظم نے سر علی امام کو بھی شرف باریابی بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔

روس میں کوئلہ کی چوری ماسکو کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ روسی ریلوے پر کوئلہ کی چوری کے باعث حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ کوئلہ کی کانوں سے کافی مقداروں میں کوئلہ بھیجا جاتا ہے۔ لیکن راستے میں ٹرین کی ٹرین غائب ہو جاتی ہے۔ ہر طبقہ کے لوگ حتیٰ کہ بولشویک کمشنر بھی رہزنی میں شریک ہوتے ہیں۔

(... پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۶۵ | مورخہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۲۱ء دوشنبہ | مطابق ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔
۲۵ فروری کو سکھوں کے مقدس کرتارپور کے گرو صاحب جو چھوٹی عمر کے ہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ مفصل آئندہ۔

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب اس پیری کے زمانہ میں اپنی جوان ہمتی کا جو ثبوت دے رہے ہیں۔ وہ نہایت قابل قدر اور لائق تعریف ہے۔ اسوقت تک آپ کئی ایک نہایت مفید عمارتیں رفاہ عام کے لئے تعمیر کرا چکے ہیں۔ اب آپ احمدیہ بازار میں پختہ فرش لگوا رہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ قبلہ میر صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

نامہ لنڈن

میرا انگلستان سے آخری خط

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء)

پورٹسمتھ انگلستان کے جنگی بیڑہ کا سب سے بڑا بحری مستقر جنوبی ساحل انگلینڈ پر واقع شہر پورٹسمتھ ہے جس کا ایک حصہ سوتھ سی کہلاتا ہے۔ اس شہر کو اسلام سے خاص مناسبت ہے۔ اس کا طغرائے شہر ستارہ و ہلال ہے۔ آپ اس نشان کو شہر کی ہر پبلک عمارت پر نقش شدہ پائینگے جھنڈوں پر نشان ہلال ہے۔ بجلی کے کھمبوں، ٹرام کار اور سی کے بنے ہوئے برتنوں پولیس کارپوریشن کے دوسرے ملازمین کی وردیوں پر آپ کو یہی نشان ملیگا۔ شہر سے تھوڑے فاصلہ پر ایک ترکی قبرستان ہے جسمیں دو ترک افسر اور چند سپاہی مدفون ہیں۔ سرکار کی طرف سے قبرستان کی نگہداشت کی جاتی ہے۔ قبروں پر پتھر کے کتبے ہیں جن پر کلام پاک کی آیات لکھی ہیں۔ اس شہر کی بندرگاہ میں وہ جہاز ہے جس کا نام وکٹری ہے اور جو انگلستان کے مشہور امیر البحر لارڈ نیلسن کا جہاز علم بردار تھا۔ اور جسمیں معرکہ ٹرافالگر میں لارڈ موصوف کام آئے تھے۔ اس شہر میں خدا کے مسیح موعود پر ایمان لانیوالے مومنین کی جماعت کے ایک درجن سے زیادہ افراد رہتے ہیں۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کا بھی اس بستی سے خاص تعلق ہے۔

میری آمد اول و ثانی جماعت کی تربیت و تعلیم کیلئے احمدی مبلغین ہیئۃ لنڈن سے یہاں آتے رہے ہیں۔ اولاً چوہدری فتح محمد صاحب کے وقت میں سلمہ کراکسفورڈ

ایمان لائی تھیں۔ پھر اسکے بعد محمد یونس ایونس فاطمہ نیفولڈ اور خدیجہ نیفولڈ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئیں۔ اور برادران قاضی صاحب و مفتی صاحب برابر یہاں آتے اور بعض مقامی سوسائیٹیوں میں لیکچر دیتے رہے۔ برادرم چوہدری صاحب بھی اس عرصہ میں دو ایک مرتبہ دورہ کر گئے۔ مگر میرے لئے ہم خرما و ہم ثواب کے ماتحت گذشتہ اگست میں بہ تقریب تعطیل کرما یہاں آنے کا پہلا موقعہ تہا۔ اور اب بوجہ رخصت اور آخری ملاقات دوسری مرتبہ آنا ہوا ہے۔ میں نے خدا کے فضل سے ہر دو موقعوں پر سعید ارواح کو حق کا متلاشی اور سچائی کا طالب پایا ہے۔ اور اُمید رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اس جگہ ہماری جماعت بہت ترقی کریگی ٭

پہلی آمد اور کام پہلی مرتبہ گذشتہ ستمبر میں خاکسار نے جماعت کے احباب کو فرداً فرداً نمازیں اور اوامر و نواہی اسلام سکھانے اور سلسلہ حقہ کے مخصوص مسائل سے زیادہ واقف بنانے کی کوشش کی۔ اور باضابطہ انجمن احمدیہ بنائی۔ اور تین مرتبہ جماعت کو جمع کرکے وعظ کیا۔ چونکہ ان ایام میں وہاں ہمارا نوجوان جوشیلا مخلص دوست عبد اللہ باٹلے معہ اپنی اہلیہ حمیدہ باٹلے اور بچے بشیر باٹلے کے گورنمنٹ ملازمت کے تعلق سے مقیم ہے اور اسے دین سیکھنے کا شوق بھی ہے۔ اسلئے ان میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کچھ سکھانے اور پڑھانے کا موقعہ ملا۔ تربیت و تعلیم جماعت کے علاوہ کنارہ بحر پر جو تفریح گاہ ہے۔ وہاں کرایہ کی گھوڑا گاڑی لے کر اور اسے بطور سٹیج استعمال کر کے تین تقریریں کیں۔ جو بہت توجہ سے سُنی گئیں۔ اس شہر میں ایک نئی سوسائیٹی بنام "اخوت" ہے اسکی دعوت پر ویزلین چرچ کے وسیع ہال میں ۲ ہزار سے زیادہ مردوں کے مجمع میں (اس مجلس کی ممبر عورتیں ہیں) پیغام اسلام پہونچایا گیا۔ حاضرین نے نہایت اخلاص و محبت سے خادم مسیح کو خوش آمدید کہا۔ حاضرین معززین میں بار ممبران پارلیمنٹ اور کلیسیا کے ارکان بھی تھے۔ اسکے بعد آزاد و سپرچوالیسٹ چرچ میں ممبران چرچ کی درخواست پر [illegible] شکریہ کا خطبہ Harvest Thanks Giving service پڑھا جسے حاضرین نے بہت پسند کیا اور دوبارہ تقریر کرنے کے لئے آنے کی درخواست کی ٭

اس دفعہ علاوہ بہت سے لوگوں کو سلسلہ کے قریب لانے کے ایک متین فہیم سلیم الطبع دوست مسٹر جیمز ٹرنر نام کو سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی بھی توفیق ملی۔ اور اس کا نام عاجز نے عبد الرحیم رکھا۔

دوسری آمد اور کام دوسری مرتبہ جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ پورٹ سمتھ میں آنے کی غرض دوستوں سے آخری ملاقات کرنا تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی آزاد و سپرچوالیسٹ گرجا نے درخواست کی۔ کہ میں ان کے ہاں وعظ کروں۔ چنانچہ اتوار کے روز ۳۰ جنوری کو وہاں وعظ کیا۔ گرجا کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تیسرے پہر کے وعظ سے متاثر ہو کر کارکنان گرجا نے استدعا کی۔ کہ میں شام کو پھر تقریر کروں۔ چنانچہ شام کو دوبارہ وعظ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میرے ناچیز خادم احمدیت کے کلام و نام میں اسقدر برکت ہوئی۔ کہ گرجا کا دروازہ کھلا رکھنے اور دروازہ تک مرد و عورت کے کھڑے رہنے کے علاوہ بہت لوگوں کو جگہ نہ ملنے کے باعث واپس جانا پڑا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ٭

اس تقریر و ملاقات کے علاوہ جسقدر مختصر وقت میں ہو سکا دوستوں کو تربیت و تعلیم کے رنگ میں سکھایا۔ واپسی پر احباب سٹیشن پر رخصت کرنے کے لئے آئے۔ اور انھوں نے پانی سے نالائق نابکار ادنیٰ غلام مسیح موعود کے ساتھ اظہار اخلاص کیا۔ اللہ ان کا محافظ ناصر اور حامی ہو۔ آمین ثم آمین ٭

لنڈن کے دوست ہائیڈ پارک میں ایک آخری تقریر کرکے انگریزوں کو اسلام لانے اور توبہ کرکے اصلاح حال کرنے خدا کے فرستادہ پر جو انکی حکومت میں آیا ہے۔ ایمان لانے کا پیغام دیدیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ لنڈن سے رخصت ہوتے وقت میں اپنے سامنے اپنی بچیاں۔ بہنیں اور بھائی پاتا ہوں۔ اور ان کو اپنے ساتھ ایسے ہی انس کا اظہار کرتے دیکھتا ہوں۔ جو میرے اصل عزیز اظہار کرتے۔

اگر فرشتہ موت اسوقت میری جان نکالنے کے لئے آجائے۔ تو الحمد للہ کہ میرا ضمیر خوشی کے ساتھ بارگاہ رب العالمین میں خراماں خراماں چلنے پر تیار ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے مسیح موعود کو سفید پرندے بکثرت ہوتے دیکھ لیا اور پیغام حق انگریز مرد و عورتوں کو پہونچانے کی خدمت میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب حصہ لیا۔ اور میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اپنے آقا و مولا خلیفہ برحق محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود اور حضور کے آقا پر درود بھیجتا ہوں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود۔

درخواست دُعا احباب کرام! اب نیا ملک نیا کام اور بے شمار مشکلات کا سامنا نظر آرہا ہے اسلئے اس عاجز کے لئے دُعا فرمادیں ٭

انشاء اللہ ۹ فروری کو لورپول سے سوار ہو جاؤں گا۔ والسلام

اخبار احمدیہ

سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی کی اطلاع چونکہ کراچی میں انجمن احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقرر ہو کر اپنا کام حسب توفیق کر رہی ہے اسلئے جو بھائی جب کبھی کراچی تشریف لاویں۔ براہ نوازش اس عاجز کو ضرور ملا کریں۔ اور اگر ہو سکے۔ تو اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ کارڈ دیدیا کریں۔ اس عاجز کا پتہ صدر کے تھانہ میں نہایت آسانی سے مل سکتا ہے۔

نیز عرض ہے۔ کہ جن احمدی برادران کے مطالعہ میں یہ تحریر اس عاجز کی آوے۔ یہ عاجز اُن سے للہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ از راہ ہمدردی اس عاجز کیلئے بارگاہ ایزدی میں دل سے دُعا فرمادیں۔ کہ اس عاجز کو دُعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔ والسلام

خاکسار: نیاز محمد احمدی سب انسپکٹر کنٹونمنٹ پولیس کراچی

اعلان نکاح حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۸ دسمبر کو میرا نکاح رمضان بی بی بنت عمر الدین صاحب سے بچاس روپیہ مہر پر پڑھا۔ کمترین سلام اللہ احمدی چک ۵۵ ڈاکخانہ ادکاہرہ انگھری

درخواست دُعا احباب کی خدمت میں خاکسار ایک خاص کام کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان ۔ ۲۸ فروری ۱۹۲۱ء

عصمت انبیاء

(مکرم جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا لیکچر)

(۸)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت عیسائی صاحبان سورہ احزاب کی ان آیات کو پیش کرتے ہیں :-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

(۳۳ - ۳۶ - ۳۷)

ان آیات کی بنا پر دو اعتراض کئے جاتے ہیں ۔ اوّل یہ کہ زینب جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی تھی ۔ اس کی شادی آپ نے زید سے کرا دی ۔ ایک دن آپ زید کو ملنے جو گئے ۔ تو دروازہ سے جھانک کر زینب کو دیکھ لیا ۔ وہ ایسی خوبصورت نظر آئی کہ آپ نے اس سے خود شادی کرنا چاہی ۔ اور اسپر ایسی طرز سے نظر ڈالی کہ خود زینب نے محسوس کر لیا ۔ اور اس نے زید سے کہا کہ رسول کریم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ اسپر اس نے طلاق دیدی اور رسول کریمؐ نے نکاح کر لیا ۔

یہ ایک قصہ بنایا گیا ہے ۔ جس کی ساری بنیاد اس بات پر ہے کہ رسول کریمؐ نے کبھی زینب کو دیکھا نہ تھا ۔ ایک دن اتفاقاً جو دیکھ لیا ۔ تو پتہ لگا کہ خوبصورت ہے ۔ اسلئے اس سے نکاح کی خواہش پیدا ہوئی ۔

لیکن اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اسوقت پردہ کا حکم نہ تھا ۔ اور نہ زینب نے کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پردہ کیا تھا تو اس قصہ کا سارا تانا بانا ٹوٹ جاتا ہے ۔

(۱) تاریخیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۵ھ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب سے نکاح کیا اور اسوقت تک پردہ کا حکم نہ نازل ہوا تھا ۔

(۲) زینب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئی تھیں ۔

(۳) وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی تھیں یہ نہیں کہ کہیں باہر کی یا کسی اور ملک کی تھیں کہ آپ نے انہیں کبھی دیکھا نہ تھا ۔

(۴) باوجود پردہ کا حکم آنے اور پردہ کے جاری ہونے کے کوئی عورت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پردہ نہ کرتی تھی ۔ اور میں پورے وثوق کی بنا پر کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کوئی عورت پردہ نہ کرتی تھی یہ میں نے اسلئے بیان کیا ہے کہ بعد میں بیہودہ اور جھوٹے قصے بنجاتے ہیں ۔

(۵) پھر اعتراض یہ کیا جاتا ہے ۔ کہ رسول کریم نے اپنی بہو سے شادی کر لی ۔ لیکن جب وہ رسول کریم کی بہو تھی ۔ تو آپ سے پردہ کیونکر کرتی تھی ۔ اس سے بھی یہ قصہ رد ہو جاتا ہے ۔

(۶) پھر تاریخوں سے ثابت ہے کہ رسول کریمؐ نے خود زید سے زینب کی شادی کرائی تھی ۔ جب اس بات کا ذکر رسول کریمؐ نے اس کے بھائی اور خود اس سے کیا تو اس نے پسند نہ کیا اور کہا کہ اگر آپ نکاح کر لیں تو ہم راضی ہیں ۔ زید غلام ہے اس سے نہیں ہونا چاہیئے ۔ اسپر یہ آیت اتری ۔ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ۔ ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ۔ کہ کبھی مومن مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے ۔ کہ خدا اور رسول ایک فیصلہ کر دیں ۔ اور پھر وہ اپنا کوئی اختیار رکھے ۔ یہ کھلی گمراہی اور ضلالت ہے ۔

اسپر زینب راضی ہو گئیں اور ان کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا گیا ۔

اب اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نکاح کرنا چاہتے ۔ تو پہلے خود ہی کیوں نہ کر لیتے ۔ دراصل رسول کریم کو اس شادی کی کوئی خواہش نہ تھی ۔ چنانچہ خدا تعالےٰ بھی فرماتا ہے ۔ فلما قضیٰ زید منھا وطرا زوجنکھا ۔ جب زید نے طلاق دیدی ۔ تو ہم نے اس سے تیرا نکاح کرایا ۔ تیری اس میں کوئی خواہش نہ تھی ۔ آگے فرماتا ہے ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ ۔ کہ نبی کو کبھی مضائقہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ اس کام میں جو اللہ اس سے کرائے ۔ اور اللہ فرض کر دے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ اس نکاح میں مضائقہ کرتے تھے اور آپ کی کوئی خواہش نہ تھی ۔ لیکن خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لئے آپ کو کرنا ہی پڑا ۔

کوئی کہے ۔ کہ یہ تو قرآن کے الفاظ ہیں ۔ جن سے رسول کی خواہش کے نہ ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے ۔ ہم کہتے ہیں ۔ الزام کی بنیاد بھی تو قرآن ہی کے الفاظ پر رکھی جاتی ہے ۔ اگر ان الفاظ کو لیا جاتا ہے ۔ تو ان کو کیوں نہیں لیا جاتا ۔

(۷) پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ۹ بیویاں تھیں ۔ اگر زینب سے آپ نے اس طرح شادی کی تھی ۔ جس طرح معترض پیش کرتے ہیں ۔ تو چاہیئے تھا ۔ کہ آپ ان کو سب بیویوں پر فوقیت دیتے ۔ مگر کوئی نہیں ثابت کر سکتا ۔ کہ ان کو کوئی امتیاز حاصل تھا ۔ رسول کریمؐ نے اگر کبھی کو امتیاز دیا ۔ تو حضرت عائشہؓ کو ہی دیا ۔ جو دینی پہلو میں سب سے بڑھی ہوئی تھیں نہ کہ اس بیوی کو جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس سے عشقیہ رنگ میں شادی کی گئی تھی ۔

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے ۔ کہ تخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ میں رسول کریمؐ کو کہا گیا ہے ۔ کہ تو لوگوں سے ڈرتا تھا ۔

تجھے اللہ سے ڈرنا چاہیئے تہا۔ اور اللہ ہی اسبات کا مستحق ہے۔ کہ اس سے ڈرا جائے۔ گویا رسول کریم لوگوں سے ڈرتے تھے۔

اسکے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا لوگوں سے ڈرنا منع ہے؟ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے ایک طرح کا ڈرنا ناجائز ہے۔ اور ایک طرح کا جائز۔ جائز تو وہ ڈر ہے جو فطرتی طور پر ہو۔ اور ناجائز وہ ہے جو خدا کے مقابلہ میں ہو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں رسول کریم کا کونسا ڈر بیان کیا گیا ہے۔ آیا یہ کہ لوگ مجھے چھوڑ دینگے۔ میری مدد نہ کرینگے۔ اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ یہ ڈر تو ایک مومن کو بھی نہیں ہو سکتا۔ کجا یہ کہ نبی کو ہو۔ ہاں ایک یہ ڈر ہو سکتا ہے کہ لوگ گمراہ نہ ہو جائیں۔ اور یہی وہ ڈر ہے۔ جو لوگوں کے متعلق نبی کو ہوتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تو یہ حالت تھی۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کیا تو اسلئے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے کہ یہ لوگ مومن کیوں نہیں ہوتے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی ڈرنا تہا۔ چنانچہ اسی جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

الذین یبلغون رسلٰت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدًا الا اللہ۔ وہ لوگ جو اللہ کی رسالت پہنچانے والے ہوتے تھے۔ یعنی جو نبی ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ نبی سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتے۔

پھر جس آیت کی بناء پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ احق ان تخشٰہ۔ اللہ زیادہ حقدار ہے۔ کہ تو اس سے ڈرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلا ڈرنا بھی خوبی کی بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے تو لوگوں کے متعلق ڈرتا ہے۔ لیکن اللہ سے ڈرنا اس سے بھی زیادہ اچھا ہے۔ اگر پہلا ڈرنا اچھا نہ ہوتا تو پھر یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اللہ کا ڈرنا بہت اچھا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ رسول کریم کو فرماتا ہے کہ تو خیال کرتا ہے لوگ اس طرح فتنہ میں پڑ جائینگے۔ اس بات کا تجھے ڈر ہے۔ لیکن اللہ جو کہتا ہے وہی تجھیں کرنا چاہیئے ✽

کیا حدیث کے راویوں میں کوئی یہودی راوی بھی ہے

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں عربی کی پروفیسری پر ایک انگریز ڈاکٹر اے ایس ٹریٹن A. S. Tritton صاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اسپر نواب حاجی اسمٰعیل خان صاحب نے کچھ اعتراض کئے ہیں۔ جن کے جواب ۳ فروری کے مسلم یونیورسٹی گزٹ علی گڈھ" میں دئے گئے ہیں اور اپنی تائید میں ایک بڑی دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ:۔

" قابل غور یہ امر ہے۔ کہ کیا اس عہدہ پر یہودی یا عیسائی کا مقرر ہونا واقعی قابل اعتراض ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ودحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج "جب روایت حدیث جو علم دین ہے۔ یہودی سے جائز ہے۔ جس بناء پر رواۃ حدیث میں متعدد درمیانی راوی یہودی ہیں۔ اور ان کی روایت جمہور محدثین کے نزدیک مقبول ہے۔ تو علم ادب عربی کی تحصیل یہودی یا عیسائی سے کرنا کب ناجائز ہو سکتا ہے"۔

ہمارے نزدیک کسی یہودی یا عیسائی سے عربی ادب پڑھنا ممنوع نہیں۔ ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ کیا مسلمانوں میں عربی کے ادیب نہیں۔ اگر وسعت نظر سے دیکھا جائے تو عربی کے بہترین ادیب مسلمانوں میں موجود ہیں یہ جدا بات ہے۔ کہ وہ احمدی ہوں ✽

خیر یہ خداوندان مسلم یونیورسٹی کا اختیار ہے کہ جس کو چاہیں عربی کا پروفیسر مقرر کریں۔ لیکن اس کے جواز میں احادیث کے درمیانی راویوں کو جو یہودی قرار دیا گیا ہے۔ اسکے متعلق ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں معاف فرمایا جائے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ صاحب مضمون نے حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج کے جو معنے لئے ہیں۔ وہ سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہیں۔ اس حدیث کا مطلق یہ منشاء نہیں کہ رسول کریم سے جو روایات یہودی بیان کریں وہ تم لے لو۔ بلکہ اس کا محض یہ مطلب ہے کہ اسرائیلیات کے متعلق جو وہ بیان کریں اور وہ معقول ہو اور اسلام کے عقائد کے خلاف نہ ہو۔ اس کو تم لے سکتے ہو۔ اس سے زیادہ نہیں اور یہ دعوےٰ کہ:۔

"رواۃ حدیث میں متعدد درمیانی راوی یہودی ہیں"

سراسر محکم اور بے اصل ہے۔ احادیث کی کتب ہمارے سامنے ہیں کوئی نہیں بتا سکتا کہ کوئی حدیث جس کا راوی یہودی ہو۔ اسکو محدثین نے مقبول قرار دیا۔ ہمارے محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے تو اس معاملہ میں یہانتک احتیاط اور سختی کی ہے کہ کسی مسلمان کو بھی جو بدعتی ہو یا حافظہ کمزور رکھتا ہو یا مدلس ہو یا کسی اور تہمت سے متہم ہو۔ انکی روایات کو مردود قرار دیا ہے چہ جائیکہ جمہور محدثین کے نزدیک یہودیوں کی روایات مقبول ہوتیں۔

ہمارے خیال میں یہ دعویٰ ناواقفیت اور اس حدیث کے صحیح معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم جلد اول ص۹ پر امام ابی الحسین مسلم نے ایک باب باندھا ہے جس کا عنوان ہے۔ "باب فی ان الاسناد من الدین" اس باب میں امام موصوف نے اسلام کے بزرگوں کے اقوال درج فرمائے ہیں کہ کن سے روایت لینی چاہیئے۔ چنانچہ امام محمد بن سیرین کا قول نقل فرماتے ہیں۔ ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم اور اسی کے ساتھ دوسرا انہی کا یہ قول ہے کہ اہلسنت کی حدیث لو مگر ینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم۔ جب روایت کے بارہ میں اتنی احتیاط ہے تو پھر وہ کیسے علم دین کی بنیاد احادیث شریفہ کے متعلق یہودی راویوں کی بات پر عمل شروع کر سکتے تھے ✽

اچھوت ہندوؤں کے مقابلہ میں

آج تک ہندوؤں نے اچھوتوں کو بائیکاٹ کر رکھا ہے اور انکو حیوانوں سے بھی بدتر سمجھتے چلے آئے ہیں لیکن اب گنگا الٹی بہنے لگی ہے اور اچھوتوں نے تیاری شروع کر دی ہے کہ اگر ہندو ان کے ساتھ وہی سلوک اب بھی روا رکھیں جو پہلے سے کرتے چلے آ رہے ہیں تو ہم بھی انکو بائیکاٹ کر دیں۔ اچھوتوں کی یہ کوشش اور بیداری جو کہ اپنا جائز اور واجبی درجہ حاصل کرنے کے لئے ہے گو ہندوؤں میں پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھی جائیگی اور اسکے خلاف وہ زور لگائینگے۔ لیکن موجودہ آزادی اور جوش کے زمانہ میں کوئی اسکو علی الاعلان ناجائز اور ناروا قرار دینے کی جرأت نہیں کر سکیگا۔

حال ہی میں "اچھوت" لوگوں کا بھروچ میں جلسہ ہوا ہے۔ اس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ:۔

" اگر ہندوؤں نے اچھوتوں کیساتھ ویسا ہی برتاؤ جاری رکھا جیسا کہ وہ اب تک کرتے آئے ہیں تو ان کو ہندوؤں سے تمام تعلقات منقطع کرنے پڑینگے"

اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان لوگوں میں بھی اپنی حالت کا احساس پیدا ہو گیا

خطبۂ جمعہ

شریعت کی حرمت میں فرق نہ آئے

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

جناب مولانا نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

امت محمدیہ مرحومہ ہے اللہ خطبوں ہیں جس طرح یہ ایک حصہ ہوتا ہے کہ جماعت کو نیکی کی تحریک کی جائے۔ ایسے ہی یہ بھی ہے۔ کہ جو خطرات جماعت کو آنے کا اندیشہ ہو۔ ان سے قبل از وقت آگاہ کیا جائے۔

اس امت کے ناموں میں سے ایک نام امت مرحومہ ہے۔ یہ خدا کا خاص رحم ہے۔ کہ جس قدر اقوام سابقہ تباہ ہوئی ہیں۔ ان کی ہلاکت کے تمام اسباب و علل اس امت کو بتائے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ امت ان اسباب سے اپنے آپ کو بچا کر ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔ قرآن کریم نے ان تمام ٹھوکروں کا ذکر کیا ہے۔ جو پہلی امتوں کے لئے موجب ہلاکت ہوئیں۔ اور ان خطرات کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ جن کی وجہ سے کوئی قوم ہلاک ہو سکتی ہے

مسیح ناصری و مسیح محمدی حضرت مسیح موعود جن کے ہم مرید ہیں۔ اور جن کو خداوند تعالیٰ نے ایک قوم کے تیار کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ پہلے مسیح کے تمام کمالات کے جامع ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہیں۔ اور اسی طرح جو حالات مسیح کی قوم کو پیش آئے۔ ضرور ہے۔ کہ آپ کی قوم کو بھی پیش آئیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ وہی حالات جو ایک قوم کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوے دوسرے کے لئے ہدایت ہو جائیں۔ جیسا کہ ہر ایک جانتا ہے۔ کہ آگ جلاتی ہے۔ لیکن حضرت ابراہیم کے لئے آگ سلامتی کا موجب ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ کہ پہلے مسیح کو اس کے دشمنوں نے سولی پر چڑھایا۔ مگر یہ مسیح اپنے دشمنوں کو سولی پر چڑھائیگا۔

ہدایت کے معنے پس قرآن کریم نے ہمیں بتا دیا۔ کہ پہلی اقوام کو کس کس طرح ٹھوکریں لگیں مسیح کی قوم کس طرح گمراہ ہوئی۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے نصاریٰ کو ضالین قرار دیا گیا۔ اس کے دو معنے ہوتے ہیں۔ ایک سیدھی راہ پر ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقابل میں مغضوب علیہم اور ضالین ہوتے ہیں۔

اور ہدایت کے تین معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ سیدھا رستہ دکھا۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ سیدھے رستہ پر چلا۔ تیسرے یہ کہ چلائے چل اور منزل مقصود پر پہنچا مگر بہت لوگ ہوتے ہیں۔ کہ جب وہ صحیح راستہ پر چل رہے ہوتے ہیں۔ تو کسی وجہ سے راستہ ہی میں بھٹک جاتے ہیں۔ اور بعض وہ ہوتے ہیں۔ کہ منزل تک تو پہنچتے ہیں۔ مگر ان کو یہ ان کی شرارت کے اس مقصد اور نعمت سے متمتع ہونے سے محروم کیا جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ یہود مغضوب علیہم ہیں۔ اور نصاریٰ ضالین

عیسائی کیوں ضال ہوگئے عیسائی کیوں ضال قرار دیئے گئے۔ اس لئے کہ ان میں شریعت کی عظمت نہ رہی۔ اس کے یہ معنی بھی کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ بے جا محبت میں گرفتار ہوگئے۔ مگر بے جا محبت میں گرفتار ہونے کا درجہ دوسرا ہے۔ پہلا درجہ شریعت کی بے وقعتی ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں میں نام نہاد اہل قرآن ہیں۔ کہ ان سے سوال ہوتا ہے۔ کہ نماز کا ذکر قرآن میں اس تفصیل سے نہیں تو وہ کہتے ہیں کہ چھوڑ دو۔ اذان کا ذکر نہیں مت کہو۔ جنازے کا حکم نہیں مت پڑھو۔

اسی طرح مسیحی لوگ جب غیر اقوام میں تبلیغ کرنے لگے۔ اور انہوں نے مسیحیت اور ان اقوام کے مذاہب کو ایک چیز بتا کر صرف نام کا فرق ظاہر کیا۔ مگر جب ان اقوام کی طرف سے اعتراض ہوا۔ کہ تم میں فلاں فلاں باتیں ہیں۔ جو ہمارے ہاں نہیں۔ تو ان کی طرف سے کہدیا گیا۔ کہ مسیح کے حواری یہود میں سے آئے تھے۔ اس لئے وہ اپنی عادتوں کو نہ چھوڑ سکے ورنہ شریعت تو لعنت ہے۔ یہ خدا نے اس لئے بھیجی تھی۔ کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ شریعت کی پابندی سے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ بلکہ نجات خدا کے رحم سے حاصل ہوتی ہے۔ پس اب مسیح کے کفارہ کے بعد کوئی حرام حلال نہیں۔ اور نجات شریعت کی پابندی سے نہیں۔ بلکہ محض مسیح کے صلیب پر مرنے کے بعد جی اٹھنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

شریعت کی انسان کے لئے ضرورت ہے جب یہ حالت ہوئی۔ تو ان میں شریعت کی عظمت نہ رہی۔ مگر انسان کی یہ طبعی حالت ہے کہ وہ کبھی آزاد نہیں رہتا۔ بلکہ ضرور کسی نہ کسی قانون کا پابند اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی اس آیت میں کہ ایحسب الانسان ان یترک سدی (پارہ ۲۹ ع ۱۸) (کیا انسان گمان کرتا ہے۔ کہ اس کو یونہی چھوڑ دیا جائیگا) اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ تجربہ کر کے دیکھو۔ کہ جو لوگ آزادی کیا کرتے ہیں۔ وہ بھی بہت سی قیود میں مبتلا ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یورپ نے عیسائیت کی وجہ سے شریعت کو لعنت قرار دیدیا۔ مگر آزادی حاصل کرنے کے بعد جن خود ساختہ قواعد کی وہ پابندی اختیار کئے ہوئے ہے۔ وہ اس شریعت سے بہت ہی زیادہ ہیں۔ پس اس طبعی تقاضے کے باعث شریعت کو چھوڑ کر اربابا من دون اللہ کی تلاش ہوئی تاکہ ان کی خود ساختہ باتوں کی پابندی کریں پس اللہ کے سوا جن کو ارباب بنایا جاتا ہے۔ وہ دوسرا قدم ہوتا ہے اس پہلی غلطی کا۔

مسیح موعود مہدی ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپ میں وہ تمام باتیں تھیں جو مسیح ناصری میں پائی جاتی تھیں۔ بلکہ بعض کمال ایسے بھی ہیں۔ اسی طرح آپ کی جماعت مشابہ ہے۔ مسیح ناصری کی جماعت کے اس لئے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کی جماعت کو بھی وہی حالات پیش آئینگے۔ جو مسیح کی قوم کو

پیش آئے اسی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالے عنہ اپنا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ جب حضرت اقدس نے اپنے مسیح ہونے کا اشتہار لکھا۔ تو اس کا مسودہ قبل اشاعت آپ کو دکھایا۔ آپ نے پڑھا۔ تو آپ کو خیال پیدا ہوا۔ کہ جس طرح مسیح ناصری کی آمد بنی اسرائیل میں سلسلہ موسوی کے اختتام کی نشانی تھی۔ اسی طرح آپ کی آمد امت محمدیہ کے لئے یہی بات پیدا کرنے والی نہ ہو آپ نے یہ خیال حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب آپ کا خیال خوب پہنچا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ میں محض مسیح نہیں۔ مہدی بھی ہوں۔ پس جو مہدویت کے ماتحت جماعت ہو گی اور وہی زیادہ حصہ ہو گی۔ وہ سلامت رہے گی۔ کیونکہ مہدویت جو محمدیت کا بروز ہے وہ مجھ میں مسیحیت سے زیادہ ہے۔ میری جماعت میں مسیحیت کی شان کے ماتحت جو لوگ آئینگے۔ وہ کم ہونگے۔ یہ ایک بشارت ہے کہ ہمارا اکثیر حصہ پہلوں کی ٹھوکروں سے بچیگا مگر آپ جانتے ہیں۔ جس کم حصہ کے لئے بھی یہ بات ہو وہ تو ہلاک ہوا۔

حضرت امام حسین کے متعلق حضرت مسیح موعود کا اعلان

حضرت مسیح موعود کے وقت میں ایک زمانہ میں مہمان خانہ میں ایسے لوگ جمع ہو گئے تھے۔ جو دیر تک بحث مباحثہ میں لگے رہا کرتے تھے۔ اسی عرصہ میں کہیں امام حسین علیہ السلام کے متعلق بحث چل پڑی۔ حضور کو معلوم ہوا تو آپنے اشتہار لکھا اور بتایا۔ کہ ہم امام حسین کے متعلق کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ حدیث کی بے قدری کرنے لگے تھے۔ تو حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے سامنے جماعت کو اس غلطی پر پہنچنے سے روکا تھا۔

غیر احمدی علماء کے مقابلہ میں احمدیوں کا رویہ

ہر ایک غلطی کے پیدا ہونے کے اسباب ہوتے ہیں مسیح ناصری کے مخالف علماء یہود منطقی اور فریسی ہوئے۔ جو کہ شریعت کے محافظ تھے۔ پس اس مخالفت کی وجہ سے جب وہ مسیحیوں کی نظروں میں ذلیل و خوار اور مبغوض ممقوت ہوئے۔ تو جس شریعت کے وہ محافظ تھے اس کی بھی وقعت ان کے دلوں میں کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اس جوا کو دلوں سے اتار دیا مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف مسلمان علماء ہوئے جنہوں نے مسیح موعود کو جھوٹا ہی انکی نظروں میں ان علماء کی کسطرح عزت ہو سکتی ہے وہ ان کو بدترین مخلوق سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ مگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک چیز سے تعلق رکھنے والے لوگ بد اخلاق ہوں۔ اور اعمال خراب رکھتے ہوں تو اس چیز کو بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً قابل بادشاہ ہو۔ اس کی عزت کے ساتھ اس کی حکومت کی بھی عزت ہو گی۔ مگر نالائق بادشاہ کی سلطنت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ علماء نے اپنی سخت غلطی اور بد اخلاقی اور نالائقی سے مسیح موعود جیسی نعمت کا انکار کر کے اپنی خرابی حالت کا اظہار کیا۔ اس لئے اس کی وجہ سے شریعت کی عظمت میں فرق آنے کا بھی اندیشہ ہو سکتا ہے

مسیح موعود نے شریعت کی عظمت کو قائم کیا

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے مسائل کی طرف بھی بلایا۔ اور اس کی پابندی کا حکم دیا۔ اس واسطے اگر کوئی شخص مسائل میں سے کسی چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ کی بھی بے قدری کرے۔ مثلاً فرض کفایہ کو بے حقیقت جانے یا واجبات کو نظر انداز کرے۔ سنن کی پرواہ نہ کرے۔ تو لازمی نتیجہ اس کا یہ ہو گا۔ کہ فرائض کا تارک ہو جائے گا۔

ہماری ہر ایک بات سند ہو سکتی ہے

میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہم وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مسیح موعود کو دیکھا۔ آپ کے خلیفہ اول کے ساتھ رہے۔ اب خلیفہ ثانی کے عہد میں سے گذر رہے ہیں۔ ہم اگر کسی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی نظر انداز کرینگے۔ تو ہماری غلطی آئندہ بڑی بڑی غلطیوں کا باعث ہو گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ایک وقت میں کس مپرس اور فاقہ مست انسان تھے۔ بھوک سے بے حال ہو کر بعض دوستوں کے ہاں جاتے۔ کہ شاید وہ کھانے کے لئے کہیں۔ (آپ سوال نہیں کرتے تھے) جب وہاں سے کچھ نہ ملتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور آتے۔ آپ کچھ دودھ وغیرہ دیتے۔ مگر آج انہی حضرت ابوہریرہ کا نام کس قدر عزت سے لیا جاتا ہے اور ان کے اقوال و افعال کی بھی کس قدر وقعت کی جاتی ہے۔ اسی طرح آج ہم لوگ جو معمولی سے معمولی بات بھی کرتے ہیں۔ وہ آئندہ زمانہ میں ایک دلیل بن جائیگی۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ احتیاط کریں۔

کیا ہم غالی ہیں

میں تتمہ کے طور پر آخر میں ایک اور بات بھی کہتا ہوں۔ کہ ہمارے معترض ہماری ہر ایک بات کو اعتراض کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ہاں خطبے چھپتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو ایسی باتوں سے اعتراض ہاتھ آتا ہے غیر مبائعین کا گروہ ہمیں غالی قرار دیکر ضال اور عیسائیوں کا مثیل و گمراہ قرار دیتا ہے اسلئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کیوں مانتے ہیں۔ اور آپ کے خلفاء کی پیروی کیوں کرتے ہیں۔ چونکہ میں نے اس خطبہ میں ضالین کے متعلق گفتگو کی ہے۔ اور اپنے بھائیوں کو کسی آئندہ پیدا ہونے والی غلطی سے تنبیہ کیا ہے اس لئے وہ جھوٹ سے ہمیں ضال قرار دینے کے لئے بول پڑینگے۔ مگر یہ ان کی بیہودگی ہے۔ جو بے جا محبت کرے۔ وہ بے شک گمراہ ہے۔ لیکن جو بغاوت کرے۔ اور اطاعت سے نکل جائے۔ وہ بھی باغی اور گمراہ ہے۔ ہمیں وہ ضالین قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم حضرت مسیح موعود کو نبی مانتے ہیں۔ اس کا سہل جواب یہ ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا کلام حضرت مسیح موعود کو نبی و رسول علی الاعلان کہہ رہا ہے۔ تو ہم بیجا محبت کرنے والے غالی اور ضال نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم وہی درجہ دیتے ہیں۔ جو خدا نے آپ کو دیا ہے۔ لیکن جو لوگ حضور کے خدا داد درجہ کے منکر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ خود خدا کے رسول کے منکر ہیں۔ دیکھو اگر خدا کے دیئے ہوئے درجہ سے کسی کو یاد کرنا غلو اور بے جا محبت اور ضلالت ہے تو وہ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق کیا کہینگے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہی درجہ مانتے ہیں جو خدا نے حضور کو دیا تو ان کے معیار کے مطابق وہ لوگ بھی نعوذ باللہ منہ ضال اور گمراہ اور غالی اور بے جا محبت میں گرفتار کہلانے کے مستحق ٹھہرینگے ؛

پس یاد رکھو کہ غالی گروہ وہ ہوتا ہے۔ جو اصلی اور واقعی درجہ سے بڑھائے نہ کہ وہ جو اصلی اور واقعی درجہ کا اظہار کرے۔ حضرت مسیح ناصری کو نصاریٰ کا خدا کا بیٹا کہنا جن معنوں میں ہے وہ بے جا محبت اور غلو ہے کیونکہ خدا کا اس طرح کوئی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ لیکن نبی و رسول خدا کے بندے ہوتے ہیں اور خدا نے حضرت مسیح موعود کو نبی و رسول کے خطاب سے مخاطب کیا ہے۔ اسلئے یہ غلو نہیں۔ نہ ضلالت ہے نہ گمراہی بلکہ واقعہ ہے اور حقیقت ؛

اپنی آیندہ نسلوں کی تربیت کرو

آخری بات میں ایک یہ کہکر ختم کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی آیندہ نسلوں کی فکر چاہیئے۔ ہمیں خدا نے حضرت مسیح موعود کی شناخت دی ہے۔ جو ہماری اولاد ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم انکی آیندہ مذہبی۔ اخلاقی۔ ذہنی۔ روحانی۔ علمی حالت کا خیال رکھیں۔ اور ان کو مذہب سکھائیں اور سمجھائیں کہ ہم میں جو بچوں کی طرف سے بے پروائی ہے وہ غیروں میں نہیں۔ افسوس ہے کہ ہم روحانی جماعت ہو کر عیسائیوں جتنا بھی اپنے بچوں کا خیال نہ رکھیں۔ اگر ہماری اولاد احمدی ہو۔ تو وہ یقیناً ہمارے لئے بابرکت ہوگی ؛

ہمیں اپنے بچوں کو نصیحت کرنی چاہیئے اور سمجھانا چاہیئے مگر جبر نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کسی شخص نے کہا کہ حضور اپنے صاحبزادوں کو (جو ابھی بہت چھوٹے تھے) نماز کے لئے فرمائیں۔ حضرت نے ایک صاحب کا نام لیکر جو اب یہاں بیٹھے ہیں اور جن کا نام میں اسوقت نہیں لینا چاہتا فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ جس طرح فلاں صاحب کا فلاں لڑکا ان کی نماز پڑھتا ہے یہ میری نماز پڑھیں۔ ہاں ترغیب ضروری ہے اگر ہمارے بچے بھی دنیا ہی کے کیڑے بنے رہے اور دین سے غافل اور بے پرواہ رہے تو بہت برا ہوگا۔ ایک حدیث ہے جسمیں گو یوں تو جرح کی گئی ہے مگر اس میں آتا ہے کہ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں انکو نماز کی ترغیب دو۔ جب دس برس کے ہوں اور نماز سے لاپرواہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۲۱ر فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

احمدیوں کے حقوق وراثت

اس سوال کے جواب میں کہ احمدیوں نے اپنے بزرگوں کے مذہب کو ترک کر دیا ہے۔ اسلئے یہ ان کے وارث نہیں ہو سکتے۔ فرمایا یہ صحیح نہیں کہ احمدیوں نے اپنے بزرگوں کے مذہب کو ترک کر دیا ہے۔ بلکہ احمدی ان تمام باتوں کو مانتے ہیں۔ جو ان کے بزرگ مانتے تھے۔ البتہ ایک بات ان میں زائد ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے بزرگوں میں جو ایک پیشگوئی چلی آرہی تھی۔ کہ ایک شخص آنیوالا ہے وہ انکے زمانہ میں مبعوث ہوا۔ اور انہوں نے ان تمام نشانات سے جو اس کے لئے پہلے سے مقرر تھے۔ اس مامور کو پہچان کر قبول کر لیا۔ پس احمدیوں کا اختلاف اپنے بزرگوں سے نہیں۔ بلکہ موجودہ لوگوں سے ہے۔ اسلئے ان کے حقوق تلف نہیں ہو سکتے۔

۲۲ر فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

مسلمانوں کی تباہی

مسلمانوں کی طرف سے امور سلطنت میں جو غفلتیں ہو رہی ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا کہ حکومت کرنے میں یہ شرط ہے کہ حکمران چوکس ہیں انگریزوں نے ان علاقوں میں بھی ریل جاری کر دی ہے جہاں کوئی آبادی نہیں۔ مگر ایک مسلمان حاکم ہیں کہ آبادی میں بھی ریل نہیں بناتے۔

پھر فرمایا:۔ یہ لوگ خذوا حذرکم پر عمل کرتے ہیں اور اپنی حفاظت کے لئے جہاں سے خطرہ کا امکان بھی ہو ہے۔ وہاں مناسب انتظام کرتے ہیں۔

پھر فرمایا:۔ کہ مکے اور مدینے شریف میں قریباً دو سو دو میل کا فاصلہ ہے۔ ایسی اہم جگہ میں ریل بنانے کے لئے بھی ترک چندے ہی کرتے رہے۔ بلکہ جو کچھ ہوا وہ بھی غائب ہو گیا۔ اور اتنے حصہ میں بھی ریل نہ بن سکی۔

فرمایا:۔ کہ ترکوں کو عذاب اسلئے آیا کہ انھوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ میں نے ۱۹۱۲ء میں ایک مشہور ترک کا مضمون پڑھا اس نے اپنے مضمون میں اسبات پر بڑا زور دیا تھا کہ جب تک ہمارے ساتھ اسلام کا نام لگا ہوا ہے ہم ذلیل رہینگے۔ ضرورت ہے کہ اسکو ترک کر دیا جائے۔ ہمیں اپنے آپ کو ترکی یا عثمانی کہنا اور لکھنا چاہیئے۔ اور اس کی غرض یہ تھی کہ بلغاریہ اور جرمنی اور امریکہ وغیرہ کی ہمدردی کی توقع تھی۔ لیکن جب تک اسلام کا نام بھی رہا کچھ نہ کچھ عزت رہی۔ یہ نام ترک کر کے اسکو بھی کھو بیٹھے۔ عربی سے اسقدر مخالفت تھی۔ کہ دو کانوں پر جہاں کہیں عربی میں سائن بورڈ تھے۔ ان کو بدلوا کر ترکی لگوائے گئے۔

فرمایا:۔ یہ سارا مضمون حضرت مسیح موعود کے ان اشعار میں جو آمین کے ہیں آجاتا ہے کہ ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا	کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا	مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا	اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

مولانا قاضی سید امیر حسین صاحب نے فرمایا کہ جب ترکی کا سفیر یہاں آیا تھا۔ اس کے سامنے حضرت اقدس نے بڑے جوش کی تقریر فرمائی تھی۔ اسوقت میں حضرت اقدس کے پاس بیٹھا تھا۔ بار بار حضرت اقدس کی تقریر کے اثنا میں میرے دل میں جوش پیدا ہوتا تھا۔ کہ کوئی خدمت کروں پہلے میں اٹھا۔ اور پنکھا جھلنے لگا۔ حضور نے مجھے روکدیا پھر جوش آیا۔ اور میں نے پنکھا پکڑا۔ تو آپ نے فرمایا یہ آپ کا کام نہیں۔ اس تقریر سے میری حالت یہ تھی۔ کہ خوشی اور جوش سے آنسو جاری ہو رہے تھے۔ حضرت اقدس نے اس تقریر میں فرمایا تھا کہ اگر مجھے نہیں مانینگے تو تباہ ہو جائینگے اسی کے بعد سلطان عبد الحمید کا واقعہ پیش آیا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی تو کہا ہے۔ کہ جو مجھ کو نہیں مانے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ خواہ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ ؛

رباعی فارسی

(از مولوی بہار الدین صاحب)

ہمایوں باد اے ابن مسیحا ؛ نکاح سوئیں تعبیر رویا

ترحم بینی چنانکہ مسیحا ؛ خدا گفتہ تری نسلا بعیدا

ایڈیٹر اہلحدیث کو دعوت

۱۸ فروری ۱۹۲۱ء کے اہل حدیث میں "قادیانی کیمپ میں بے چینی" کے عنوان سے ایک مضمون درج ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے نہایت ہی بے چینی اور بدحواسی کی حالت میں لکھا ہے۔ اور اپنی بے چینی اور بدحواسی پر حسب مقولہ المرء یقیس علی نفسہ۔ دوسروں کی حالت کو بھی قیاس کرنا چاہا ہے۔ مولوی صاحب کے سارے مضمون میں دو ہی تیر ہیں۔ ایک یہ کہ اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون باقرار مولوی محمد علی ایم اے لکھا گیا۔ کہ مرزا صاحب نے نکاح کی بابت پیشگوئی کی تھی۔" دوسری یہ کہ قاضی اکمل صاحب نے جو رسالہ "مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی" نام لکھا ہے اسمیں وہ پیشگوئی مذکور کو صاف نہیں کر سکے۔ پہلی بات کے متعلق مولوی ثناء اللہ کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں۔ "اہلحدیث کے حملوں سے قادیانی کیمپ میں بری طرح کی بدحواسی کے آثار پائے جاتے ہیں۔" معمولی سمجھ کا انسان بھی ان الفاظ کو پڑھکر سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ مضمون جو پیام صلح میں لکھا گیا۔ اور جس کا نام بھی مولوی ثناء اللہ کو بوجہ بدحواسی اور بے چینی کے بھول گیا۔ اور اسمیں جو کچھ پیشگوئی مذکور کے متعلق لکھا گیا یا بعد میں لکھا جائے گا۔ اس کو قادیانی کیمپ کی بدحواسی کی طرف منسوب کرنا آیا مولوی صاحب کی برقراری ہوش کا نتیجہ ہو سکتا ہے یا بدحواسی اور بے چینی کا۔ پھر تعجب یہ کہ پیشگوئی مذکورہ کے متعلق اعتراضات کا جواب لکھنا مولوی صاحب کے نزدیک بے چینی اور بدحواسی ہے۔ حالانکہ بے چینی اور بدحواسی اس کا نام ہے۔ کہ جواب کا نام سنتے ہی اور پیشگوئی کی حقیقت کے انکشاف کے متعلق رسالہ دیکھتے ہی اپنا سر چکرانے لگا۔ اور حواس باختگی کے بد اثر سے ہوش اُڑنے لگے۔

مصنف رسالہ کی طرف بد دیانتی یا عدم واقفیت کو بھی محض اپنی بد دیانتی اور ناواقفی پر قیاس کیا گیا ورنہ چاہئے تھا کہ ثبوت کے لئے کوئی بات بھی پیش کی جاتی۔ فن بلاغت کی بھی خوب مٹی پلید کی۔ کہ رسالہ میں اجزاء استعمال کردہ کو موضوع اور فصیح تسلیم کرکے پھر مرکب کو کلام مہمل یا غیر فصیح قرار دیا اور مثال پیش کردہ کا ثبوت اپنے ہی اس کلام مہمل اور لغو سے دکھایا۔

قاضی اکمل صاحب نے جو کچھ رسالہ میں لکھا ہے وہ واقعات کی بناء پر حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے لیکر لکھا ہے اور مرزا سلطان محمد صاحب کے خط کا عکس بھی دیا ہے جسکو پڑھکر معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی حالت کا انسان سنت الہیہ کے مطابق عذاب میں ماخوذ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے انجام آتھم میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اسکی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔" (دیکھو انجام آتھم صفحہ ۳۲ کا حاشیہ)

پھر اسی مقام پر فرمایا:۔

"یہ ضرور ہے۔ کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اسکو بے باک کر دے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے۔ تو اٹھو اور اسکو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔"

اس عبارت میں لفظ بے باک کے ساتھ لفظ مکذب کا لانا اور باوجود اس غیرت دلانے والے الفاظ کے سلطان محمد کا تکذیب نہ کرنا یہ وہ بات ہے۔ جو الہام توبی توبی کے اثر وسیع کی تصدیق کے لئے کافی ثبوت ہے۔ بلکہ جس کی سلطان محمد کے خط سے اور بھی تائید اور تصدیق ظاہر ہے۔ اور قرآن کریم عذاب سے بچنے کے لئے جو قانون پیش کرتا ہے وہ رجوع بجھوٹے صرف تضرع سے ہی عذاب کو ٹال دیتا ہے۔

لیکن ہم کہتے ہیں گو ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی ہر ایک پیشگوئی خواہ وہ وعدہ کی تھی یا وعید کی قرآن کریم کی پیش کردہ سنت الہیہ کے مطابق ظہور میں آئی۔ لیکن اگر مولوی ثناء اللہ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیاں جو ہزاروں میں سے دو چار ایسی ہیں۔ جو پوری نہیں ہوئیں تو مولوی ثناء اللہ بتائے۔ کہ قرآن کریم کے مخالف کیونکر ہوئیں۔ کیا ما ننسخ من آیة او ننسها الخ اور آیت یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت اور آیة وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم وغیرہ سے ظاہر نہیں کہ بعض نشان منسوخ اور بعض محو ہو جاتے ہیں۔ پھر آیت ما کان اللہ معذبہم وهم یستغفرون اور آیة یعفوا عن کثیر سے ثابت ہے۔ کہ دعا توبہ اور استغفار اور ایسا ہی صدقات سے بھی عذاب ٹل جاتا ہے۔ خود دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مغضوب اور ضال دعا سے خدا کا منعم علیہ بندہ بن سکتا ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض ان پیشگوئیوں کو جو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہیں منہاج نبوۃ اور تعلیم اور ہدایت قرآن کے مخالف ثابت کر دیں۔ تو ہم ان کو فی پیشگوئی پانچ روپیہ بطور انعام دے سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ثابت نہ کر سکیں۔ تو پھر قرآن کریم کی اس خلاف ورزی کے جرم میں فی پیشگوئی وہ پانچ روپیہ بطور جرمانہ ادا کریں۔

ہاں یہ یاد رہے۔ کہ گفتگو نفس الہام پر ہوگی نہ ایسے کلام پر جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بطور اجتہاد کے ثابت ہو۔ کیونکہ اجتہادی غلطی نفس الہام میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ایسی غلطیوں سے الہامی کلام قابل اعتراض تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعد اللہ لا یخلف اللہ وعدہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون فرما کر بتا دیا کہ باوجودیکہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق وعدہ کو پورا بھی کر دیتا ہے۔ اور اکثر لوگ اپنی سمجھ کے مطابق اس وعدہ کے متعلق اعتراض کرتے ہیں کہ پورا نہیں ہوا۔ پس ایسا الہامی کلام جو کسی وعدہ پر مشتمل ہو۔ اکثر لوگوں کا اس کے غلط سمجھنے سے ٹھوکر کھانا حسب ارشاد بالا غیر ممکن نہیں۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ کو شوق ہو تو میدان مقابلہ میں تصفیہ کے لئے باہر نکلیں۔ اور رقم انعام یا جرمانہ کی دادو ستد الٰہی فیصلہ پر ہوگی۔ جس کے لئے ایک سال میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ اس صورت میں اگر وہ ثالث پسند کریں تو تراضی فریقین ہمیں اس سے بھی انکار نہ ہوگا۔

خاکسار۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی۔

موجودہ وی پی سسٹم

افسوس ہے۔ کہ موجودہ وی پی سسٹم اخبار کے دفاتر کے لئے نہایت تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اب ہر وی پی رجسٹری کرانا ضروری ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ڈاکخانہ کے کلرکوں کا کام بڑھ گیا ہے اور ادھر اخبار والے چیختے ہیں۔ کہ ان کے وی پی ڈاکخانہ میں رکے رہتے ہیں۔ پانچ پانچ چھ چھ دن وی پی بھیجا ہو۔ تو پانچ چھ روز انتظار کرنا پڑتا ہے کیونکہ جب ہر وی پی کی رسید لی جائیگی۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی وی پی کرانے ہوئے تو آخر کتنے وی پی ہو سکینگے یہ وقت ڈاکخانہ قادیان میں زیادہ ہے۔ جہاں عملہ مختصر ہے اور اخبار زیادہ۔ رجسٹری کلرک بہت کوشش کرتا ہے۔ مگر آخر جو کچھ کرتا ہے۔ وقت کے اندر ہی کرتا ہے۔ اخبار کے دفتر میں ایک آدمی محض اس لئے مخصوص کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ڈاکخانہ کی کھڑکی کے پاس کھڑا رہے۔ اور حسب فرصت و گنجائش وی پی پیکٹ دیتا رہے۔

پھر جو رسیدیں ملتی ہیں۔ ان کا ملنا نہ ملنا اخبار والوں کے لئے یکساں ہے۔ کیونکہ وہ پنسل سے لکھا ہوا اول تو پڑھا ہی نہیں جاتا۔ دوم یک ایک نام کے کئی خریدار ہوتے ہیں۔ جب تک خریداری نمبر نہ ہو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کہ کس کا وی پی وصول ہوا ہے۔ اس سے پہلے جو فارم تھے۔ جن کا اندراج دفاتر اخبار میں ہوتا تھا۔ اور ایک فیسٹ دفتر میں محفوظ رہتا۔ ڈاکخانہ کا نمبر دیکھ کر معلوم ہو جاتا تھا۔ یہ وی پی منی آرڈر کس کا ہے۔ اب مرسلہ وی پی فارم اگر گم ہو جائے اور مکتوب الیہ کا ڈاکخانہ سے نیا منی آرڈر فارم لکھا جائے۔ جیسا اکثر ہوتا ہے (خصوصاً قادیان سے جانے والے وی پی پیکٹوں پر کیونکہ یہاں دو دو مہینے سے وی پی فارم بھی نہیں ملتے) تو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ یہ رقم کس کی ہے۔ کیونکہ ڈاکخانہ والے بہت بڑی غلطی سے اس شخص کا نام لکھ دیتے ہیں۔ افسران ڈاک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ وی پی کا بہترین انتظام کریں جس سے ڈاکخانہ والوں کا کام بھی ہلکا ہو اور اخبار کے دفاتر کو بھی سہولت ہو۔ یہ نہیں ہو سکیگا۔ جب تک حسب دستور سابق وی پی رجسٹرڈ نہ ہو جس کی فیس دفاتر اخبار ادا [illegible]

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی۔ جمیں اسی سال اسی طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہو گئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جمیں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے جنوری ۱۹۲۰ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دیگئی ہے جسکے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اکثر انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرماکر نہایت اچھے ریمارکس لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور ڈرافٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول ایک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر ولالہ سکھ پال انجینئر پرنسپل

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ کو دودھ ایک پاؤ پختہ میں مسلسل کھرل کر کے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنائیں جب قرص اچھی طرح خشک ہو جاوے۔ قرص مذکور کو سات تولہ سوت دیسی میں لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ میں اس پر ایک کوئلہ رکھدیں۔ بہت عمدہ اور سفید قایم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا کشتہ ہذا ایک تولہ ومیائی درجہ اول ۶ تولہ دونوں کو پھر آب ادرک میں کھرل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنالیں۔ بوڑھے اصحاب ضعف اعصاب درد کمر۔ درد پشت ضعف کیلئے اکسیر ہیں۔ راقم کا معمول اور مجرب ہے۔ قیمت (۱۰) خوراک ۲/ جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر منشی محمد عبد اللہ سنیاسی نزد ٹ جمیل سنگھ ضلع گورداسپور پنجاب

نصیر بک ایجنسی

آجکل جبکہ قرآن بلکہ حمائل شریف مترجم عام طور پر کوملتی ہیں۔ ایسے وقت اگر قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب کامل جائے جو پسندیدہ حضرت خلیفہ اول کا ہے۔ اور جس کو حلہ پر احباب بہت مانگتے تھے اگرچہ ۱۲/ کو بے جلد اور ۱۴/ کو مجلد ملجائے تو مفت نہیں تو کیا ہے۔ ہر قسم کے قاعدہ اور قرآن کریم وسلسلہ عالیہ کی مکمل کتب کے ملنے کا پتہ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

مفت

خوبصورت موزنا مفرش

(۱) ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے ایسی سفر اس جو بند ہو کر خوبصورت نا سو بن جائے اور کھلی ہوئی فرش کا کام دے۔ آپنے نہ دیکھی ہوگی۔ لہذا اگر آپ جدید ہندوستانی کاریگری کا اعلے نمونہ دیکھنا چاہیں۔ تو ایک ضرور منگاکر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت نہایت واجبی ہے

المشتہر شیخ محمد محی الدین محلہ انصار پانی پت

چار تازہ شہادتیں بطور نمونہ

خان بہادر محمد حسین صاحب جج پنشنر علیگڈھ رقم فرماتے ہیں۔ رفیق حیات کا کاغذ۔ لکھائی چھپائی قابل تعریف ہے۔ پہلا مضمون بھی ماشاء اللہ بہت لیاقت سے لکھا گیا ہے۔ خدا کرے ملک میں اسکی اشاعت بہت ہو

منشی سراج الدین صاحب بریلی سے تحریر فرماتے ہیں۔ رفیق حیات پہنچا۔ دیکھکر دل خوش ہوا۔ اور اس کے جاری رہنے کی دعا کی

جناب منشی حامد حسین خانصاحب پیشکار میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ رسالہ رفیق حیات بہت مفید معلومات سے پر ہے۔

منشی اللہ دتا صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں۔ رفیق حیات کا تازہ پرچہ کیا بلحاظ چھپائی و لکھائی اور کیا بلحاظ مضمون کے امید ہے۔ کہ اس کی خریداری بہت بڑھ جائیگی۔ موجودہ پرچہ میں جو مضمون ہیں وہ بہت ہی اعلے ہیں۔ قادیان کا علمی ادبی۔ طبی اور خواتین کا ماہوار رسالہ

"رفیق حیات" کا نیا دور زندگی جس کو ماہ رواں سے بلحاظ مضامین اور لکھائی چھپائی کے اعلے پیمانہ پر شروع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا شہادتیں ظاہر کرتی ہیں۔ ماسٹر احمد حدیث جس میں مکرم فاضل میر محمد اسحاق صاحب احادیث نبوی کی حکمت فلسفہ بیان فرمائینگے۔ حضرت مسیح موعود کی طبی ہدایات اور مجربات احمدی خواتین کے لیئے نہایت پاکیزہ اور لطیف مضمون سلسلہ کے مشہور شعرا کی نظمیں اور ادبی مضامین درج ہوتے رہینگے۔ غرضیکہ رسالہ ہذا کا اہم مقصد احمدی بھائیوں اور بہنوں میں مذہبی۔ ادبی۔ علمی اور طبی مذاق پیدا اور قائم کرنا ہے۔ اور جہانتک ممکن ذرایع سے دلچسپ بنایا گیا ہے۔ احباب کی قدردانی کا انتظار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ نمونہ کا پرچہ ۴/ قیمت سالانہ ۲/

تبلیغ کا میدان

بہت زیادہ وسیع کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بار بار تاکید فرمارہے ہیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سردست چار ٹریکٹ شائع کئے ہیں (۱) ایک عظیم الشان بشارت۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا تبلیغی مضمون ۲/ فی سینکڑہ (۲) ایک ہمدردانہ خط۔ مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ ۴/ فی سینکڑہ (۳) صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام ۶ مارچ جو پنڈت لیکھرام کی موت کا دن ہے۔ اسکی یادگار میں یہ ٹریکٹ ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود اور لیکھرام کے مابین مباہلہ کا مفصل بیان ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس یادگار کو قائم کرنے میں اس ہر دوستوں کی مدد کریں ۳/ فی سینکڑہ

(۴) تبلیغی احمدیہ جنتری ۱۹۲۰ء اس میں بارہ دلائل وفات مسیح وصداقت مسیح موعود حضرت مسیح موعود کی مختصر سوانح بارہ مجددین کے نام مسائل عیدین۔ مسائل جنازہ مسائل روزہ وغیرہ نہایت بسط کے ساتھ درج ہیں۔ پہلے یہ ۱۰/ فی سینکڑہ فروخت ہوئے۔ اب فی سینکڑہ ۶/ صرف تبلیغ کی وسعت کیلئے کی گئی ہے۔ احباب جلد منگالیں۔ ان کے علاوہ اور مفید ٹریکٹ بھی طبع ہو رہے ہیں۔ مینیجر احمدیہ کتابیہ گھر و رفیق حیات قادیان

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ کے ہڑتالی طلبہ کی واپسی

۱۲ فروری۔ کلکتہ میں طلبہ کی ہڑتال تقریباً ختم ہے۔ تین ہفتہ کی تعطیل کے بعد آج تمام کالج کھلے طلبہ بکثرت آئے۔ اور جو ابھی تک نہیں آئے۔ ان کے آجانے کی توقع ہے۔ تین ہفتہ ہوتے ہیں۔ تمام کالج قریب قریب خالی ہو گئے۔ مگر جب کھلے تو تقریباً بھر گئے تھے۔ بعد دوپہر طلبہ نے جلوس بنا کر تلک سوراج فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے بازاوں میں گشت لگائی۔

ملک خدا بخش خاں ٹوانہ کا اعزاز

بادشاہ سلامت نے نواب خدا بخش خاں ٹوانہ کو دوران جنگ میں ان کی ممتاز خدمات کے صلہ میں میجر کا آنریری رتبہ عطا کیا ہے۔

حضور نظام اور رمضان شریف

حضور نظام نے اعلان کیا ہے۔ کہ تین سال تک رمضان شریف عین شدت گرما میں آئیں گے اس لئے صرف ماہ رمضان المبارک میں غرہ سے تا عید الفطر دفاتر و مدارس سرکار عالی صبح آٹھ بجے سے کھولکر دن کے بارہ بجے بند ہو جایا کریں۔ تاکہ کسی قسم کی تکلیف مالا یطاق عائد نہ ہو۔ اور کام عمدگی سے چلے۔

ننکانہ صاحب میں سکھوں میں فساد

اس ہولناک قتل و غارت کے جو حالات اخبارات میں شایع ہوئے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ۲۰ فروری کو اکالی سکھوں کا ایک گروہ ننکانہ صاحب کے گردوارے میں گیا۔ یہ لوگ سکھ گوردواروں کی اصلاح کے حامی ہیں۔ اسی اصلاح کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ننکانہ میں ۴ تا ۶ مارچ تک جلسہ ہونا تھا۔ مگر ۲۰ فروری کو جو اکالی وہاں گئے۔ ان کی غرض محض گوردوارہ میں متھا ٹیکنا بتائی جاتی ہے۔ وہاں کے مہنت نرائن داس جو پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ انہوں نے گوردوارہ کے دروازے بند کرا کے قتل عام کا حکم دیا مقتولوں کی تعداد مختلف بتائی جاتی ہے۔ ۱۳۰ سے ۲۰۰ تک۔ مہنت نے بعض زندہ آگ میں ڈلوا دیئے۔ اور تیل چھڑکوا کر جلوا دیا۔ جب اس کی خبریں ظاہر ہوئیں تو گورنمنٹ کے افسر اور فوجیں گئیں۔ اور گوردوارے پر قبضہ کر لیا مہنت اور اس کے ساتھیوں کو لاہور سنٹرل جیل میں بھیجدیا گیا۔ کمشنر وغیرہ نے جائے واردات کو دیکھا ہے خبر ہے مقتولوں کی تعداد کم از کم ۶۷ ہے۔ ۲۲ فروری کو ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور کئی ممبر ننکانہ صاحب میں گئے تاکہ وہاں مظلوموں سے اظہار ہمدردی کریں گوردوارہ سے فوجیں ہٹالی گئی ہیں۔ اور گوردوارہ سکھوں کی انتظامی کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔

میونسپلٹی کے وائس صدر کی گرفتاری

ناگپور ۲۲ فروری۔ آج ڈاکٹر ایم۔ آر چولکر وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی ناگپور زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کئے گئے ہیں۔ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور وہ بندے ماترم کے نعروں میں سنٹرل جیل پہونچائے گئے۔ سماعت مقدمہ ۳ مارچ کو ہوگی۔

فسادات فیض آباد میں نقصان کا سرکاری اندازہ

سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ تمام نقصان کا اندازہ ۸ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے۔

جعلسازی کے جرم میں دو انگریزوں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۲ فروری رائل ایئر فورس کا افسر جو گذشتہ ہفتہ کلکتہ کی ایک فرم کو جعلی چک دینے کی وجہ سے گرفتار ہوا تھا۔ آج وہ پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا ملزم کو جس نے اپنا نام کیپٹن۔ آر۔ اے وائٹ بتلایا ہے۔ ضمانت پر رہا کیا گیا لیکن اسی قسم کی دو مزید شکائیتوں کی وجہ سے دوبارہ گرفتار کیا گیا۔ رائل ایئر فورس کے ایک اور افسر کو بھی کلکتہ کی خفیہ پولیس نے جمال پور میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے ہزار ہزار روپیہ کے دو چک جن کا روپیہ ادا نہیں کیا گیا تھا۔ جاری کئے تھے

سیٹھ چھوٹانی کو الوداعی اڈریس۔ (بمبئی ۲۲ فروری)

بمبئی کے سوداگران جوہ نے سیٹھ محمد چھوٹانی صدر مرکزی خلافت کمیٹی کو ایڈریس پیش کیا جو ڈاکٹر ایم اے انصاری اور قاضی عبد الغفار کی معیت میں ڈاک کے جہاز ایس ایس مالوا کے ذریعہ لنڈن کی صلح کانفرس میں شریک ہونے کیلئے انگلستان کو روانہ ہو گئے ہیں۔ ایڈریس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ آپ احکام شریعت کے مطابق دولت عثمانیہ اور مقامات مقدسہ کی سیادت کے بارے میں ہندوستانی مسلمانوں کے کم از کم مطالبات زبردست ممکن طریق میں پیش کرینگے جنہیں وفد خلافت پوری قوت اور دانشمندی کے ساتھ اتحادی دول کے روبرو پیش کر چکا ہے مسٹر چھوٹانی نے کہا کہ میں انگلستان تو جا رہا ہوں مگر غمگین حالات میں میرا کارکن بھائی یعقوب حسن جو ایک فہمیدہ مدبر اور سرگرم کارکن خلافت ہے چھ مہینے کیلئے جیل بھیجدیا گیا ہے۔ خلافت کے متعلق برطانی وزراء کے معاندانہ رویہ کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں کے دل پہلے ہی زخمی ہیں اب کارکنان خلافت کی گرفتاریاں کے تازہ چرکے دیئے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح ان کی مذہبی آزادی کو پامال کیا جا رہا ہے۔ آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر بہت زور دیا۔ جس کے بغیر نہ خلافت اور نہ مظالم پنجاب کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی سوراج حاصل ہو سکیگا آپ کی رائے میں لنڈن کی کانفرنس صلح میں آپ کے بلائے جانے کی وجہ ہندو مسلم اتحاد ہی ہے۔ آپ نے حاضرین کو یقین دلایا۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی مطالبات پر ثابت قدم رہیگا قاضی عبد الغفار نے کہا۔ کہ حالات بدل گئے ہیں حکومت برطانیہ اور اتحادی دول مجبور ہو گئی ہیں۔ کہ ترکی معاہدہ پر نظر ثانی کریں۔ لیکن وہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانان ہند کو شکر گذار کریں۔ مرکزی خلافت کمیٹی نے صدر کو مدعو کرکے انہیں امید ہے کہ وہ یہ کہنے کے قابل ہو سکینگے کہ یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانان ہند نے انگلستان سے کہا۔ کہ ترکی معاہدہ صلح پر نظر ثانی کی جائے آپ نے کہا کہ وہ خلافت کے لئے بھیک مانگنے کیلئے نہیں جا رہے ہیں بلکہ حکومت برطانیہ اور اتحادیوں پر اثر ڈالنے کیلئے کہ مسلمانان ہند اپنے مطالبات پر قائم ہیں۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا اب جان لیا گیا ہے کہ کون مسلمانان ہند کا حقیقی نمائندہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ آپ اور آپکے رفقاء قوم کے حکم کو پورا کرنے کیلئے جو انہیں دیا گیا ہے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ انکے بعد مسٹر شوکت علی نے ایک مختصر تقریر کی اور مسٹر چھوٹانی سے کہا۔ کہ صلح کانفرنس میں برطانی وزراء تک مسلمانان ہند کا پیغام پہونچا دیں۔ کہ جبتک انکے

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

جنوبی آئرلینڈ میں نئی تحریک لنڈن ۱۷ فروری۔ ڈبلن کا اخبار "آبزور" مظہر ہے کہ یہ بات ہر طرح یقین کرنے کے لائق ہے کہ سن فینوں کی جماعت کے انتہا پسندوں نے اب تک کوئی ایسی تحریک نہیں کی تھی جیسی کہ آجکل ظہور میں آرہی ہے۔ اس تحریک کا رونما ہونا ان کارروائیوں سے معلوم ہوتا ہے جو سڑکوں کے توڑ دینے تار اور ٹیلیفون کے سلسلہ کاٹ ڈالنے اور پلوں کے توڑ ڈالنے میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اس قسم کی کارروائیاں جنوبی آئرلینڈ اور بالخصوص ان علاقوں میں جہاں پر مارشل لا جاری ہے۔ عمل میں آرہی ہیں۔

ٹرین کو جھیل میں گرانے کی کوشش لنڈن ۱۸ فروری۔ ڈونیگل ریلوے پر حادثہ ناموجبہ سے وقوع پذیر ہوسکتا کہ وقت پر پتہ چل گیا کہ ریلوے لائن ایسے طور پر اکھاڑ کر لگادی گئی تھی۔ کہ گاڑی ایک جھیل میں گر پڑتی۔ اس ہفتہ میں سن فینن انگریزی فوج کا بہت کم نقصان جان کرسکے ہیں۔

ایک حیرت انگیز دستاویز دیوان عام میں ایک عجیب و غریب دستاویز سن فینوں کی پڑھی گئی۔ جس میں ملک سے باہر کارروائیوں کیلئے ۳۰ ہزار پونڈ کا ذکر تھا۔ اور یہ بھی تحریر تھا کہ انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں ساری جائدادیں قطعی تباہ کردی جائینگی اور لوٹ مار کے لئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

ایک ممبر پارلیمنٹ کی گرفتاری لنڈن ۱۹ فروری۔ مسٹر کروے جو سن فینر اور ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ڈبلن میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

گرفتار شدہ سن فینن ممبران پارلیمنٹ کی تعداد اب ۲۴ تک پہنچ گئی ہے۔

ریل گاڑی پر حملہ لنڈن ۱۹ فروری۔ مسلح اشخاص نے ایک گاڑی پر حملہ کیا جو فوائنز سے لمرک کو جارہی تھی۔ بمقام بلنگرین ایک مسافر عورت زخمی ہوئی۔

متفرق خبریں

ترکی صدر اعظم لنڈن میں لنڈن ۱۶ فروری۔ ترکی صدر اعظم بھی اس جہاز سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ جس جہاز سے یونانی وزیر اعظم کلوگردپوس آئے ہیں۔ ریوٹر کے قائم مقام سے ملاقات کرکے صدر اعظم نے بیان کیا کہ انھیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ وہ دو مرتبہ اس قسم کی کانفرنسوں میں شریک ہوئے۔ لیکن اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ انھوں نے یہ توقع ظاہر کی۔ کہ اس مرتبہ دول متحدہ اور ترکی کے درمیان کوئی قابل اطمینان معاہدہ ہوسکیگا۔

یونانی وزیر اعظم کا بیان لنڈن ۱۶ فروری۔ ریوٹر کے قائم مقام سے مسٹر کلوگردپوس نے بیان کیا کہ وہ دل سے آرزومند ہیں کہ ترکی معاہدہ میں کسی قسم کی ترمیم نہ ہو۔ انھوں نے کہا کہ جو علاقے یونان کو انتظام کی غرض سے دیئے گئے ہیں۔ وہاں نہایت اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ اور باشندوں کی پوری طور پر حفاظت ہوتی ہے۔

لالہ ہرکشن لال کو پنجاب میں وزیر کیوں بنایا گیا لنڈن ۱۷ فروری۔ اخبار "مارننگ پوسٹ" رقمطراز ہے کہ پنجاب میں لالہ ہرکشن لال کا تقرر بطور وزیر مناسب نہیں۔ پھر لکھتا ہے۔ کہ یہ مسئلہ ۲۲ فروری کو دارالعوام میں اٹھایا جائیگا۔

مشرق وسطی کی قلعہ گیر فوج کا ماہانہ خرچ لنڈن ۱۸ فروری۔ دیوان عام میں مسٹر ولیم ولسن نے بیان کیا کہ اس نے اندازہ کیا ہے کہ عراق عرب میں فوج کا ماہانہ خرچ اسوقت ۲۳ لاکھ پونڈ ہے فلسطین میں ۵ لاکھ پونڈ اور قسطنطنیہ میں ۲½ لاکھ پونڈ ہے۔

مانچسٹر میں آتشزدگی کی وارداتیں لنڈن ۲۰ فروری۔ علاقہ مانچسٹر میں متواتر دو ہفتوں سے آتشزدگی کی وارداتیں وقوع پذیر ہو رہی ہیں گذشتہ شب بدمعاشوں نے جنھیں سن فینن یقین کیا جاتا ہے بعض بڑے بڑے کھیتوں میں آگ لگادی۔

مانچسٹر میں آتش زدگی کی بارہ وارداتیں وقوع پذیر ہوئیں ذخائر کے نقصان کا اندازہ ۳۰۰۰۰ پونڈ کیا جاتا ہے ایک موقعہ پر باغیوں نے ایک کسان کو گولیوں کا نشانہ کیا جس نے اپنے بازو اونچے کرنے سے انکار کیا تھا۔ اب تک دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

لنڈن کانفرنس کا افتتاح لنڈن ۲۲ فروری۔ تاریخی اہمیت رکھنے والی لنڈن کانفرنس کا آج دوپہر کو قصر سینٹ جیمز میں افتتاح ہوا۔

سفیروں کی آمد سفیر جاپان بھی موجود تھے۔ سب سے اول فوجی مشیر کار تشریف فرما ہوئے۔ ان کے بعد آٹھ یونانی آئے۔ پھر برطانی فوجی ڈیلیگیٹ پھر لارڈ کرزن۔ اور سینور سفورزا۔ پھر مسٹر لائڈ جارج۔ اور سب سے آخر برائنڈ اور فرانسیسی ڈیلیگیٹ۔

شاہ حجاز کا نمائندہ کانفرنس میں لنڈن ۲۱ فروری۔ اخبار مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امیر فیصل نے شاہ حجاز کے نمائندے کی حیثیت سے معاہدہ سیورس کے متعلق اتحادیوں کی بحث و تمحیص میں شریک ہونے کے لئے درخواست کی ہے۔

طفلس ابھی بچ رہ گیا — جارجی پناہ گزین قسطنطنیہ میں لنڈن ۲۱ فروری۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ انگورا سے کوئی خبر نہیں آئی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ سوویٹ فوجیں طفلس سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہیں اور شہر کے ساتھ برقی پیامات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا ہے۔

سفارت جارجیا شہر کے سقوط سے انکاری ہے جارجیا کے پناہ گزینوں سے بھری ہوئی پہلی کشتی قسطنطنیہ پہنچ گئی ہے۔

مسٹر چرچل کا عزم مصر لنڈن ۱۸ فروری۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل عازم مصر ہونیوالے ہیں تاکہ وہاں کے حالات بچشم خود دیکھ کر کوئی صحیح رائے قائم کرسکیں وہ غالباً مارچ کے ابتدائی ہفتہ میں روانہ ہو جائینگے اور شاید چھ ہفتے تک انگلستان سے غیر حاضر رہینگے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)